VEER SEPAI

SALIG RAM PRESS SR. P

THE KASHMIR NOVEL AGENCY.

Name ..... Section ..... (II)

No: ..... Price .....

PROPRIETOR

PIR HASAMUD DEEN KASHMIR

یہ کتاب اور نیز ہر قسم کی کتابیں کے۔ آر۔ مہرہ۔ برادرس بیشاہ عالمی دروازہ لاہور سے طلب کرو

شنکھ

3911
1134

مصنفہ

پنڈت گردھاری لعل صاحب بگہ بٹالوی

جسکو

لالہ کیشورام مہرہ تاجر کتب و پبلشر ہٹھار بازار۔ لاہور

نے

سنہ ۱۹۲۳ء میں چھپوایا

قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فی جلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پروانتک دوائی:- (عورتوں کے رحم سے سفید رطوبت کا گرنا) نوجوانوں کو مرض جریان اور عورتوں کو پردوش (جسکو لیوکوریا کہتے ہیں) آجکل نوے فیصدی سے بھی زیادہ ہے اگر موذی بیماری کے شروع ایام میں عورتیں مارے شرم کے چھپا رکھتی ہیں۔ بدمزاں جب یہ زور پکڑتی جاتی ہے۔ تب اس مرض کی بابت کسی سے ذکر کرتی ہیں۔ چونکہ یہ مرض عورتوں میں بکثرت ہو گئی ہے اس لئے ہر ایک یہی جواب دیتی ہے کہ ہوا کرتی ہے۔ اس مرض کے زیادہ بڑھ جانے پر یہ علامات مثلاً دل کا دھڑکنا۔ سر میں چکر کا آنا۔ ہونٹوں کا خشک ہونا۔ کمر درد بھوک کم غشی کا ہونا۔ سستی کا بڑھنا پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسلئے جب اس بیماری کا پتہ لگے۔ فوراً اس دوائی کو منگوا کر اس کا استعمال کرانا چاہیئے۔ جو کہ تین ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری کو جڑ سے ناش کر دے گی۔ قیمت تین ہفتہ تین روپے۔ (۳ے ر)

کیش سندری تیل:- آجکل بہت سے تیل لوگوں نے تیار کئے ہیں۔ لیکن بالوں کے لئے خوشبودار تیل۔ ان میں سے ۹۰ فیصدی تیل ایسے ہیں جن کے استعمال سے بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن سہاگہ دعویٰ ہے۔ کہ کیش سندری تیل کے استعمال سے بال لمبے اور مضبوط رہتے ہیں۔ دماغ دن بھر معطر رہتا ہے۔ بالوں کا گرنا۔ گنج۔ نزلہ۔ زکام دور ہوتے۔ بال مثل ریشم بن جاتے ہیں سستی دکاہلی دور کر کے تروتازگی فرحت بخشتا ہے۔ اس کی بھینی بھینی خوشبو بہت دلکش اور مفرح ہے۔ قیمت فی شیشی۔ بارہ آنے۔ (۱۲) یہ خوشبودار تیل سر کے لئے ہے۔

گلابی تیل:- (حسن افزا تیل) اس تیل کے چہرے پر مالش کرنے سے چہرے کی جھائیاں قسم قسم سیاہ داغ کیل دور ہوتے ہیں۔ چہرے کا رنگ۔ صاف کندن سا نکل آتا ہے۔ خوشبودار نہایت عمدہ اعلےٰ درجہ کا ہے۔ ایک بار منگوا کر استعمال کیجئے قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲ر)

نین امرت:- آنکھوں کی جملہ امراض مثلاً جالا۔ پھولا۔ غبار۔ نقص۔ کدورت۔ خارش اور سرخی کیلئے اکسیر ہے۔ دکھتی آنکھ کیلئے اسمیں جادو بھرا اثر ہے۔ ایک سلائی لگانے سے فوراً آرام۔ ایک شیشی تمام گاؤں کے لئے کافی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مستقل آرام۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲ع ر)

بال صفا پوڈر:- اسکے استعمال سے چند منٹ میں بال بالکل اُڑ جاتے ہیں۔ لطف یہ کہ نہ کسی قسم کی جلن یا سوزش ہوتی ہے۔ بلکہ جگہ نہایت ملائم اور صاف نکل آتی ہے قیمت فی پیکٹ ۲ تولہ (۸ر) ۴ تولہ کا پیکٹ ایک روپے (۱ے ر)

ملنے کا پتہ: پرتاپ سنگھ وید مالک لالہ بھدایک اوشدھالیہ۔ لنگے منڈی لاہور

جاں بازِ سپاہی

پہلا باب

پیغامِ صلح

سنہ ۱۳۸۹ء کے دور دورہ میں کوسوا کے میدان کی یہ کیفیت تھی کہ جس طرف نظر اٹھا کر دیکھو خیمے ہی خیمے دکھائی دیتے تھے۔ خیموں کا یہ سلسلہ بہت دور تک پھیلا ہوا تھا۔ اس میں مسلمانی فوج قیام پذیر تھی جس کا افسرِ اعلیٰ سلطان مراد تھا جو ایک شاندار خیمہ میں ایک لمبا سفر خود طے کرنے اور اپنی زیرِ کمان فوج کو طے کرانے کے بعد نیند کی میٹھی گود میں سو رہا تھا۔

یہ خیمے دریائے سیٹیچر کے دونوں کناروں کے ساتھ ساتھ دور تک چلے گئے ہیں۔ سیٹیچر کا پانی بلور کی طرح صاف شفاف۔ دودھ کی طرح شیریں اور آبِ حیات کی طرح مفید ہے۔ اس دریا کا پانی اس طرف سے گذرنے والے تھکے ماندے مسافروں اور تھکان سے چکنا چور اونٹوں کو ایک گھونٹ میں تازہ دم کر دیتا ہے۔ قافلہ والوں میں نئی روح ڈال دیتا ہے۔

اس وسیع میدان میں ایسا سادہ خیموں کی چوٹیوں پر اسلامی نشان پھریرے لہرا رہے ہیں۔ تمام خیموں کے بیچوں بیچ سلطان مراد کی فوج جمار کے ان جانثار سرفروش سرداروں کے خیمے ہیں۔ جو اپنے ملک کی حفاظت کی غرض سے سلطان مراد کے پہلو بہ پہلو ایک سے زیادہ مرتبہ لڑ کر دشمن کا منہ پھیر چکے اور اپنی بے مثل قربانی و بہادری کے نمونے دکھا چکے ہیں۔

سلطان مراد کے خاص خیمہ کے گرداگرد چار اور دو صد اور تین خیمے نہایت شان و شوکت سے کھڑے ہوئے ہیں۔ ان چاروں خیموں کے مرکز میں سلطان مراد کا خیمہ ہے اور سلطان مراد کے خیمہ میں سے ان چاروں خیموں کو راستہ جاتا ہے۔

ان چار خیموں میں سے سب سے اول خیمہ حوران حرم اور خاندان شاہی کی رشتہ دار مستورات

کے لئے مخصوص ہے۔ دوسرے خیمہ میں سلطان مراد کا بڑا لڑکا سلیمان رونق افروز ہے تیسرے خیمے میں اُن کا چھوٹا لڑکا یعقوب جلوہ گر ہے اور چوتھے خیمہ میں وہ چیدہ چیدہ جوان رہتے ہیں جن کی تیغ زنی پر زمانہ کی زبان لال ہے۔

اسلامی فوج پر اس میدان میں ڈیرے ڈالے ہوئے ابھی دوسرا گھنٹہ صبح کا آفتاب ہی چکا تھا کہ ایک پیغامبر جس کی حفاظت کے لئے اس کی ہمراہی میں فوجی نوجوان تھے۔ سلطان مراد کے خیمہ کی طرف بڑھتا نظر آیا۔

پیغامبر نوجوان نے سلطان مراد سے شرف ملاقات حاصل کرنے کی درخواست کی اور سلطان کی خدمت بابرکات میں کہلا بھیجا کہ سروبیہ کے بادشاہ کا ایک خاص پیغامبر فخر قدمبوسی حاصل کرنے کا آرزومند ہے جو سلطان مراد کے مبارک کانوں کے لئے ایک نہایت ضروری پیغام لایا ہے۔

سلطان مراد نے صرف پیغامبر کو اندر بلانے کا حکم صادر کیا۔

پیغامبر نوجوان کو سلطان مراد کے روبرو پیش کیا گیا جو اپنے اراکین سلطنت کے درمیان شاہی پر رونق افروز تھا۔

نوجوان نے اندر قدم رکھتے ہی سلطان مراد کو جھک کر تلوار کی نوک سے سلام کیا۔

سلطان مراد نے اس نوجوان کو جو سروبیہ کا باشندہ تھا۔ سر سے پاؤں تک نہایت غور کے ساتھ دیکھا اس کے جسم کی مضبوطی اور چہرہ کی خوبصورتی کو دیکھ کر عش عش کرنے لگا۔ اس کے سڈول اعضا کے تناسب اور بھرے بھرے بازوؤں کو نوٹس کر کے زیر ذکر سروبیہ کے نوجوان پر رشک آلودہ نگاہیں ڈالنے لگا۔

پیغامبر نوجوان بائیسویں یا تیئسویں برس میں قدم رکھتا تھا۔ عین عالم شباب اور نوجوانی کا عالم اس پر طاری تھا۔

نوجوان کے شانہ زور جسم اور مضبوط اعضا نے سلطان مراد کی نظروں میں اسے دلچسپی کی چیز بنا دیا۔

سلطان مراد نے مسکراہٹ سے نوجوان کا سلام قبول کر کے اس سے دریافت کیا۔

"آپ کا نام؟"

اس سوال کے جواب میں نوجوان نے کہا "مسلور سیچ کا یا وعوسنیچ"

اس پر مراد نے دریافت کیا "آپ کی آمد کا مقصد؟"

سروین نوجوان نے سینہ پر ہاتھ رکھکر کہا "عالیجاہ! سرویہ کے خداوند نیک دل بادشاہ نے اپنی نیک نامی کے تقاضا کے مطابق مجھے سفید جھنڈا دیکر جو کہ پیغام صلح کا مظہر ہے آپ کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میں صلح کی شرائط طے کروں اور اس مسئلہ پر آپ سے اظہار خیالات کروں۔ (پُرجوش لب ولہجہ اور بلند آواز میں) سرویہ کا بادشاہ اس صداقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ سرویہ کی فوج سلطان مراد کی فوج سے تعداد میں گو کم ہے مگر وہ تربیت یافتہ ہے۔ اور نئے طریقہ جنگ۔ اصول۔ قواعد وضوابط جنگ سے اچھی طرح ماہر ہے۔ اس لئے یہ امر لازمی ہے کہ اہل سرویہ جنگ میں بازی لے جائیں فتح کی دیوی سے ہمکنار ہوں۔ فتح کا حاصل ہونا بالکل یقینی امر ہے اس پر بھی سرویہ کے بادشاہ کو یہ بات ایک آنکھ نہیں بھاتی کہ لڑائی میں اس کے وفادار فوجی جوانوں کا خون بہے اور سلطان مراد کی فوج کے ہزاروں نوجوان نہایت بیدردی سے اس کی آنکھوں کے روبرو ذبح کئے جائیں ہزاروں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوں ملک میں نیکی کم اور برائی ترقی کرے۔ آپ اپنی حدود میں مطمئن رہیں۔ ہم اپنے علاقہ سے قدم باہر نہ نکالیں گے اور آپس میں صلح وآشتی کی ایسی شرائط طے کرینگے کہ یہ صلح ہمیشہ کے لئے امن کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

دوسرا باب

اعلان جنگ

سلطان مراد نے نوجوان کی باتوں کو غور سے سن کر سنجیدگی سے جواب دیا "نوجوان شخص تو نے جو پیغام ہمیں دیا ہے وہ پر از حماقت ہے۔ تو سمجھ جا کہ صلح کے لئے جنگ لازمی ہے تو نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ خیال خام ہیں جا اپنی لکیر میں وہ جو مراد سے بات چیت کا سلسلہ چلانے کے لئے زبان دراز کرتا ہے۔ وہ گویا مسلمانوں کی بہادری جانبازی اور سلطان مراد کی جنگی قابلیت کی توہین کرتا ہے۔

نوجوان ملکہ نے نہایت دلیری و جرأت سے جواب دیا "جناب یہ مشن سب سے زیادہ پاک و مقدس ہے۔ ہم ایک سمجھتے ہیں میرا مقدس مشن ہے یہ صاف زبان حال سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہے کہ آپ اپنی فوج کے ہر ایک نوجوان کی تصویر دکھتی جوانی کو اپنے سامنے لائیں آپ کی فوج آپ کے تابع فرمان ہے اور آپ کے اشارہ پر جان دیدینے کو وہ کھیل تماشہ سمجھتی ہے آپ کے قدموں پر آنکھیں بچھاتی ہے۔ اس وفادار فوج کے نوجوانوں کی عزیز جانوں کے نام پر۔ انسانیت کے نام پر میرا مشن آپ سے اپیل کرتا ہے کہ آپ جنگ سے رکنے کریں۔ انسانی خون سے زمین کو لال کرنے کے خیال و فکر کو ترک کریں اور مسئلہ صلح پر بات چیت کریں"

سلطان مراد نوجوان کے منہ سے نکلے ہوئے ہر ایک فقرہ میں اپنی رائے کی تردید پاکر۔ آگ بگولا ہو گیا۔ طیش کے عالم میں تخت شاہی سے دو قدم نیچے اتر آیا۔ غصہ و جوش۔ قہر و غضب کی زندہ تصویر بن کر شیر کی طرح گرج کر اور بجلی کی مانند کڑک کر یوں حرف زن ہوا "باغی سرویہ کے سرکش و گستاخ باشندے! اگر میں نے تیری نوجوانی کے خیال پر تجھ پر رحم نہ کھایا ہوتا۔ تیری نوجوانی کو تیری ناتجربہ کاری کی دلیل نہ سمجھا ہوتا تو تیرے منہ سے نکلے ہوئے ان آتشی کلمات اور دل و دماغ کو کھلنے والے خیالات کا بدلہ اس زمین کو تیرے خون سے لال کر کے لیا جاتا۔ جوش غضب سے اور آنکھوں سے آگ کے شعلے برساکر) سرکش۔ باغی گستاخ دور ہو جاؤ چلے جاؤ اگر جان کی سلامتی چاہتے ہو تو میری آنکھوں کے آگے سے ایک دم دور ہو جاؤ۔ فی الفور اپنے آقا کے پاس پہنچو میری طرف سے اُسے کہہ دو کہ سلطان مراد خوب جانتا ہے کہ دشمن کو کس ڈھنگ سے زیر کرنا۔ اس کی چھاتی پر چڑھنا۔ اُسے سرنگوں کرنا اور کن حالات میں رحم و سے کام لیکر اُسے معاف کر دینا چاہئے۔ جاؤ! اس لمحہ کو اپنے نحس وجود کو میری سیاست سے ناپاک نہ کرو میں تجھے معاف کرتا ہوں تیرے جسم کو عنقریب ہی ہتھ زنجیروں میں جکڑ دونگا۔ میں اپنے زور سے اعلان جنگ کا بگل بجنے والا ہوں جونہی ہماری سرحد سے باہر قدم رکھے تجھے راستہ میں ہماری فوج کا جو آفیسر پہلا دستہ لے اپنے فرض کے مطابق اس پر حملہ کرنے کا تجھے کلی اختیار حاصل ہے۔ اگر تو ان پر فتح پا جائیگا تو ہم دل میں خوش ہونگے کہ ہمنے ایک بہادر کی جان بخشی کی اگر تو شکست کھا جائے گا اور تیری مشکیں کس کر تجھے قیدی بنا کر میرے روبرو لائیں گے تو اس حالت میں تیری سزا موت ہوگی۔ جاؤ ۔۔۔ خیمہ سے

نکل جاؤ میں صلح کے حامیوں (پیغامبروں) سے اسی طرح پیش آیا کرتا ہوں

میلوسیچ نوجوان قاصد کا مختصر نام) ترکی بہ ترکی جواب دینے کے لئے نہایت ہی مستعد تھا سلطان مراد نے جو کچھ زبان مبارک سے فرمایا اُسے میلوسیچ (نوجوان قاصد) مختصر پیغام نے اپنی اور اپنے بادشاہ کی کھلی ہوئی ہتک پر محمول کیا سلطان مراد کی پیش [illegible] حیت سے کے سینہ میں غصہ کا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ پڑا۔ وہ اپنے غصہ کی آگ الفاظ کے ذریعہ سلطان مراد [illegible] منہ کھولنے کو ہی تھا کہ سلطان کے اشارہ سے اس کے شمشیر خاص نے اس نوجوان کو پکڑ کر دھکہ دیکر خیمہ سے باہر کر دیا۔ جب نوجوان نے شاہی خیمہ کے باہر سر نکالا تو جگہ جگہ پہنچا اس جگہ آیا جس جگہ اس کے ہمراہی نہایت بے چینی سے اس کے منتظر تھے تو سلطان کے شمشیر خاص نے کہا "اپنی بھلائی و برائی سے بے خبر ساہی جب تماشا ہے کہ آپ شیر کو شیر کی غار میں ہی آنکھیں دکھاتے ہیں۔ وہ پہلے سوچ لیتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ کھیلنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگاتے ہیں +

میلوسیچ کی کمر میں جو قیمتی تلوار لٹکی تھی اس کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر اور نصف کے قریب باہر نکالکر سخت پیچ و تاب کھاکر میلوسیچ نے کہا "قسم ہے اس تلوار کی جو دشمن و دوست سب کے سینہ میں یکساں اثر کرنے کا کام کر جاتی ہے کہ اس نے اس سرویہ کے ایک اعلیٰ خاندان نے نہایت ہتک آمیز جملے کہے ہیں۔ اس نے سرویہ کے بادشاہ پر پھبتیاں اڑائیں ہیں۔ اس کی بیماری بابت چیت کو چٹکیوں میں اڑایا ہے۔ ایسا"

تیسرا باب

ہمت ہمردانہ

میلوسیچ مشیر خاص کا شکریہ ادا کر کے شاہی خیموں سے دور جب صاف اور کھلی ہوا میں آیا اور بے خوف ہوا سے دور جب لطیف ہوائیں اس کے چہرہ اور دل کی تصویر کو تخیل کے ذریعہ ٹھیک کرنے لگیں جن خیموں میں اسکی اور اس کے بادشاہ کی ہلاکت اور اپنے آپ ہے دل میں متانز ہو کر راستہ بھر سلطان مراد کو کوستا گیا جس نے زہری اور کڑوی باتوں سے اس کا دل چھیدا تھا۔ اور انتہائی درجہ سے گرا ہوا سلوک اس کے ساتھ روا رکھا تھا۔

میلوسیچ نے انتقام کے پاک جذبہ سے متحرک ہو کر اپنے ہمراہی نوجوان کو مخاطب کر کے کہا سلطان مراد نے اعلان جنگ کا فتویٰ پاس کر دیا۔ اس لمحہ سے سمجھ لو کہ لڑائی کا آغاز ہو گیا۔ دشمن تمام اشیاء کا واسطہ دیکر ہیں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ راستہ میں دشمن کے کسی دستہ فوج سے اگر تمہاری ڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں فوراً اطلاع کر دینا چاہیے۔ خواہ دشمن کی تعداد ہماری موجودہ قلیل تعداد کے مقابلہ میں دوگنی ہی تعداد کیوں نہ ہو۔ وطن کی محبت اور ملک کی خدمت اسبات کا تقاضا کرتی ہے کہ دشمنوں کے سر کٹنے تنوں سے علیحدہ کر گرا دیں یا ہم لڑتے لڑتے دم توڑ دیں

میلوسیچ کے ساتھیوں نے اپنے افسر اعلیٰ کے اس قطعی اور آخری فقرہ کو سنکر اس کے خیال کی تائید میں نعرہ خوشی بلند کیا۔

میلوسیچ نے حریف کی صحیح تعداد معلوم کرنے کے لئے فوراً جیب سے دوربین نکال کر آنکھوں پر لگائی۔ ایک منٹ کے توقف کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ لو سامنے دریا کے کنارے پر کوئی ایک سو کے قریب نوجوان ہیں۔ اور ہم صرف ساٹھ ستر ہیں۔ بہتیرا اپنے پر اور اپنی بہادری جرأت و مردمی پر بھروسہ کرکے دشمن دھاوا بول دینا چاہتے۔ اپنی تلواروں کے جوہر دکھلانے چاہئیں اور دشمن کے دانت کھٹے کر دینے چاہئیں۔ ہماری پشت پر ہے اور ہمارے سر پر جب خدا کی مہربانی شاملِ حال ہے تو سمجھ لو کہ بیڑا پار ہے۔

اپنے افسرِ اعلیٰ کے منہ سے یہ جوش انگیز کلمات سن کر اس کے ہم جنوں نے نہایت جوش و خروش سے جواب دیا "میلوسیچ کے نام پر فتح"۔

میلوسیچ نے اپنے گھوڑے کو مہمیز کرکے پرجوش آواز میں کہا "اگر آپ کے یہ ارادے ہیں تو آگے بڑھو۔ اپنے استقلال و جواں مردی سے دشمن کا منہ پھیر دو۔ ناک میں دم کر دو۔

سرویں گروہ کے ہر ایک نوجوان نے اپنے گھوڑوں کو دوڑا کر دریا میں ڈال دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ گروہ دریا کے اس پار جا رہا۔

اسلامی پارٹی کے نزدیک پہنچنے پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ یہ سوار "شاہی حرم" کی مستورات کو اپنی حفاظت میں سیر کرا رہے ہیں۔ شاہی حرم کی مستورات نے اپنے چہروں پر نقاب و زردری نقاب ڈال رکھے تھے اور گھوڑوں پر سوار تھیں۔ ان عورتوں کے درمیان ایک نوجوان عورت لباس فاخرہ پہنے عربی نسل کے ایک نہایت اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سوار تھی اس کی سج دھج دیکھ کر میلوسیچ نے خیال باندھا کہ یہ ضرور کسی شاہزادہ خانم کی لڑکی ہوگی۔

میلوسیچ نے اس پر لطف سین کو رنج و غم میں بدلنے کے بجائے مخالف پارٹی کے کو للکار کر کہا "اے غیر قوم والو! سنبھل جاؤ۔ ہوشیار ہو جاؤ"۔

اعلان جنگ کا نعرہ جب ہوا میں گونجا تو نازک دل مستورات نے چلانا شروع کیا۔ اسلامی فوج کے سرداروں نے اطمینان کرکے کہ اس کی تعداد دشمن کی تعداد سے بہت زیادہ ہے یہ کہلا بھیجا کہ مستورات کی زیرِ حفاظت تھیں۔ حوصلہ ہو تو ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ ہم تمہارے سامنے بھی تلوار کے زور سے اپنے ملک کی باعزت خاتونوں کے آگے دھرتا ہوں"۔

خنجر ہال کا قومی نشان رکھنے والوں اور صلیب کے مذہبی نشان پر مرمٹنے والوں کے درمیان

خوفناک لڑائی شروع ہو گئی۔

کچھ عرصہ تو ایسا معلوم ہوتا رہا کہ اسلامی پارٹی غالب ہے لیکن اہل سسردیہ کی تربیت یافتہ اور بہترین و باقاعدہ فوجی تعلیم حاصل کی ہوئی فوج کے افسروں نے اسلامی فوج پر غلبہ حاصل کیا۔ ترکی سوائے کے دار سردیں سسہ داروں کے رزہ بکتروں کو تہیدنے سے قاصر رہے۔ نوجوان میلوو سیچ نے اپنا پڑا بھاری دیکھکر حکم دیا کہ دشمن کے درمیانی حصّہ کے سواروں پر زبردست حملہ کیا جائے ان کی قطار کو توڑ دیا جائے۔

دشمن کے درمیانی حصہ پر حملہ کر دیا گیا۔ لوہے سے لوہا بجنے لگا تلوار پر تلوار پڑنے لگی ملہ کارن پڑا۔ ترکوں نے جان توڑ کر مقابلہ کیا لیکن وہ مقابلہ کی تاب نہ لاکر پسپا ہونے شروع ہوئے۔

ایک گھنٹہ کے وقفہ میں میلوو سیچ کے شہ زور ہاندار اس کے دلیر دل شیر سپاہیوں کی چمکتی ہوئی تلواروں نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے بہت سے ترک قیدی بنا لئے۔ ایک بہت بڑا حصہ اسلامی پارٹی کا منتشر ہو کر بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا۔

وہ خاتون جو لباس فاخرہ میں ملبوس عربی نسل کے بہترین قسم کے گھوڑے پر سوار تھی معہ اپنی سہیلیوں کے گرفتار ہوئی۔

جب نوجوان فاتح اس سہمی ہوئی اور ڈری ہوئی خاتون کیطرف بقصد عزت و احترام بڑھا تو اس نے اس قدر بلند آواز میں کہ خاتون سن سکے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے: "خوبصورت شہزادی! خوف و دہشت کو دل میں جگہ نہ دو آپ ... اور بلند حوصلہ عفیفہ والے دشمن کے ہاتھوں میں ہیں اگر ظالم مراد نے اپنے وحشیانہ طرز عمل سے مجھے کشت و خون پر مجبور نہ کیا ہوتا اور ظلم نا روا کا سبق نہ پڑھا ....

نوجوان شہزادی نے دل معبی اور جوش بھرے لہجہ میں جواب دیا "عیسائی نوجوان! سلطان مراد میرے والد بزرگوار ہیں۔ ان کی شان میں ان کی اکلوتی بیٹی کے روبرو ایسے نامناسب الفاظ استعمال نہ کیجئے بلکہ اپنی خوش قسمتی اور میری بدقسمتی پر خوشی منائیے جس نے آپ کے حوالہ سینوفر" کر دیا۔

چوتھا باب

"نیلوفر"

میلوسیچ "نیلوفر" کا نام سن کر اور اس حقیقت سے خبردار ہو کر کہ سلطان مراد کی اکلوتی بیٹی اسکے قبضہ میں ہے حیران رہگیا۔

اس نے نیلوفر کے بے داغ حسن کا شہرہ تو بہت سنا ہوا تھا مگر یہ بات کبھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ سمائی تھی کہ وہ نیلوفر کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو سکے گا۔

میلوسیچ حیران، ششدر اور گم سم تھا۔ ایک خیال اوس کے دل میں آتا کہ وہ نیلوفر کو چھوڑ دے دوسرا خیال فوراً ہی اسکی جگہ لے لیتا اور میلوسیچ کو کہتا "اس قدر فیاضی سے کام لینے کا تجھے کوئی اختیار نہیں۔ تجھے نیلوفر سے تمہی قیدی کو اپنے بادشاہ کے روبرو پیش کرنا چاہیے اور جو کچھ وہ فیصلہ نیلوفر کے حق میں دے اُسے صبر و شکر سے منظور کرنا چاہیے۔

سروین سردار کے دل میں ان دو ارادوں کے درمیان خوفناک جنگ جاری تھی۔ لیکن اپنے قول کے پاس کی خاطر۔ اپنی فوجی ذمہ داری اور غیرت و آبرو کو پیش نظر رکھ کر۔ اپنی قسم کو یاد کر کے۔ اس نے بڑی بھرے دل کے ساتھ تمام ماجرا شہزادی نیلوفر کو سنایا۔ ان فوجی مجبوریوں و ذمہ داریوں کا تذکرہ اس سے مفصل و مشرح طور پر کیا جن سے مجبور ہو کر وہ اُسے اپنے بادشاہ کے دربار تک پہنچانے کے لیے بے بس و لاچار تھا۔ اس نے شہزادی کو صاف صاف کہدیا کہ میں آپ کو رہائی دینے سے قاصر و معذور ہوں اور کی حکومت کا فیصلہ سرویہ کے بادشاہ کے احاطۂ اختیار میں ہے۔ اس نے بڑے وثوق سے شہزادی کو یہ بھی یقین دلایا کہ میں ہر ممکن ذریعہ سے آپ کی رہائی کے لئے کوشش کرونگا۔

شہزادی نیلوفر نے شکر گذاری کے پاک جذبہ سے متاثر ہو کر کہا "نیک دل اور بہادر نوجوان! آپ کی طرف کافی سے بڑھکر اس امر کی ضمانت ہے کہ آپ کے بادشاہ کی طرف سے بھی میرے ساتھ ... ک ہوگا۔ میں اس امر سے بخوبی واقف ہوں کہ یوروپ کے باشندے قیدیوں کے ساتھ ظلم و تعدی سے نہیں بلکہ رحم اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ آپ اطمینان رکھیں کہ میرا باپ مجھے حاصل کرنے کے لئے زمین و آسمان ایک کر دیگا اور میری واپسی کے لئے مناسب شرائط پیش کریگا۔

... وچ نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر نیلوفر کو یقین دلایا کہ سرویہ کا بادشاہ اس کے ساتھ نیک برتاؤ

کرے گا

شہزادی نیلوفر نے بلند حوصلہ نوجوان کی زبانی یہ باتیں سنکر اس کی نیک دلی اور حسن اخلاق سے متاثر ہو کر میلو پیچ پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ کس قدر اس کی رحم دلی کی محتاج ہے۔ اور کس درجہ تک اس پر بھروسہ کرنے کو تیار ہے نقاب اپنے چہرے سے الٹ دیا۔ اس وقت کے اسلامی رسم و رواج کے مطابق جس وقت سے ہمارے اس فسانہ کا تعلق ہے ایک خاتون اس وقت اپنا نقاب الٹنے کی فروگذاشت محسوس کرتی تھی جبکہ اس نے اپنے مدمقابل پر یہ ظاہر کرنا ہوتا تھا کہ وہ اس کی مشکور ہے۔ اُسے عزت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اُسے شریف و نیک انسان سمجھتی ہے اور خاموشی سے اطاعت قبول کرتی ہے۔

میلو پیچ دل ہی دل میں یہ نقشہ کھینچ رہا تھا کہ نقاب کے نیچے ایک خوبصورت چہرہ پنہاں ہے کیونکہ نیلوفر کے بے مثل و یگانہ حسن و جمال کا شہرہ زبان زد خلائق تھا۔ جونہی نیلوفر نے اپنے چہرہ کو نقاب کیا میلو پیچ اس کے شعلہ حسن کو دیکھکر سکتہ کے عالم میں پہنچ گیا۔

کیونکہ میلو پیچ نے کبھی ایسی حسین صورت و موہنی مورت اپنے وطن کے بت خانہ میں نہ دیکھی تھی نہ کسی کتاب میں ایسی پری چہرہ نازنین کے حسن و جمال کا بیان پڑھا تھا۔ نہ اپنی آنکھوں سے دارا کے تخت پر ایسی حسین مہ جبیں نازنین اُسے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔

الفاظ میں اس قدر طاقت نہیں کہ وہ اس اثر کو بیان کر سکیں جو شہزادی کے چہرۂ مبارک اور اس کے موزوں خط و خال کو دیکھکر میلو پیچ کے دل پر ہوا۔

میلو پیچ کے ہمراہی تھوڑے فاصلہ پر جن دشمنوں کو انہوں نے اپنی تیغے سے جو رنگ دیا تھا۔ اُن کا مال لوٹنے میں مصروف تھے۔

شہزادی نیلوفر کی وہ سہیلیاں جو اس کے ساتھ گرفتار ہوئی تھیں وہ شہزادی سے قابل عزت فاصلہ پر اپنے گھوڑوں پر سوار تھیں مگر ان کے ہر ہوش مارے ڈر و دہشت کے بیگانہ تھے۔

مذکورہ بالا باتیں یوں کہنا چاہیے کہ میلو پیچ اور شہزادی کے درمیان تنہا میں ہوئیں۔ وہ اکلوتا شہزادی کے پاس کھڑا تھا جب اس بت خوبرو نے اپنا چہرہ بے نقاب کرا شہزادی نے اپنی آنکھیں جھکا لیں۔ زمین کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ اس کے چہرہ پر شرم و حیا کا پسینہ چھا گیا۔

میلو پیچ نے ایک لمحہ کے لئے اس کے رخ منور کی طرف دیکھا جس سے ایسی پاک تاثیر ہوئی اس پیکر حسن کو اس نے فوراً اپنی نگاہ کو پھیر لیا۔ نیلوفر کا چہرہ دیکھنے کے لئے یہ حد شوق اس کے اندر موجود

تھا اس کے لئے وہ دل ہی دل میں نادم ہوا۔

نیلوفر نے اپنے پاکیزہ چہرہ کو پھر زیر نقاب کر لیا۔ میلوسیچ کو ایسا معلوم ہوا گویا آفتاب حسن غروب ہو گیا ہے اور اس کے سامنے گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا ہے۔

زخمی اور مردہ دشمنوں کے مال کو لوٹنے کا کام جلدی ہی ختم ہو گیا۔

سردیں گردہ میلوسیچ کی ہدایات کے مطابق اپنی فوجوں کے کیمپ کی طرف گرم رفتار ہوا۔ منزل مقصود تک پہنچے میں دو دن صرف ہو گئے۔

میلوسیچ نے رات دن سفر جاری رکھے اور اس طور مارک اندام شہزادی کو تن سے چکنا چور کر دینے کو مناسب نہ سمجھ کر آرام میں حسب موقع شہزادی اور اس کی سہیلیوں کو آرام دلاتا گیا۔ اور بڑی دلجمعی و خوش اسلوبی سے اس نے مختصر راستوں کو اختیار کر کے سفر ختم کیا کہ ایک تو سفر جلدی ختم ہو گیا دوسرے عورتوں کو زیادہ تکلیف برداشت نہ کرنی پڑی۔

شہزادی نیلوفر کو سفر کی کم از کم تکلیف پہنچانے کے خیال کو سامنے رکھ کر اس کے لئے اس نے ایک ڈولی تیار کرائی۔ ڈولی اٹھانے کے لئے خاص ملازم رکھے اور شہزادی کو کمال آرام اور سہولت سے اس نے منزل مقصود تک پہنچایا۔

پانچواں باب

فرمان شاہی

اس مقام تک پہنچ کر جس جگہ سرویہ اور بوسنیا کی فوج نے دشمن کی روک تھام کے لئے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ میلوسیچ نے بوسنیا کے بادشاہ سے ملاقات کرنے کی درخواست کی کیونکہ اتفاق رائے سے بوسنیا کا بادشاہ اتحادیوں کی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا گیا تھا۔

میلوسیچ نے سلطان مراد سے اپنی ملاقات۔ اور ملاقات کے ناخوشگوار نتیجہ اور اپنے شش میں قتلی ہونے کا اسے کل ماجرا بلا کم و کاست کہہ سنایا۔ نیز آخر میں دشمن کی پارٹی سے لڑائی اور شہزادی نیلوفر کی گرفتاری کی خبر بھی اسے سنائی۔

بوسنیا کے بادشاہ نے تمام حالات جان کر کہا "ابھی مصلحت کے مطابق میں نے کل اہم واقعات سے

اور دیگر اتحادیوں کے علم میں لانے کی دستم کھائی ہوئی ہے۔ اس لیے میں اس بارہ میں سرویہ کے بادشاہ کا فرمان شاہی حاصل کر کے مزید کارروائی کرنا چاہتا ہوں۔

میلوسیچ نے فوراً جواب میں کہا "اگر حضور کا یہی ارادہ مبارک ہے تو توقف نکیجئے۔ جلدی سے سرویہ کے بادشاہ تک ان حالات کو پہنچا کر ان کی نیک رائے حاصل کیجئے۔ (دل پر ہاتھ رکھ کر) میں نے اس عالی مرتبہ اور ذی عزت خاتون سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اس کی عصمت کے فیصلہ سے اُسے جلد از مطلع کر دیا جائیگا۔ ایسی نوعمر شہزادی کو بیم و رجا کی حالت میں رکھنا اور اس کے نیس میں تاخیر کو دخل دینا گویا اس پر سخت ظلم کرنا ہے۔

بوسنیا کے بادشاہ نے میلوسیچ کی اس بات سے متاثر ہو کر فرمایا "براہ عاطفت آپ ہی اس معاملہ میں مزید تکلیف گوارا فرمائیں اور میری طرف سے سرویہ کے بادشاہ کے پاس تشریف لے جائیں۔ (یعنی عدم موجودگی میں آپ میرے شاہی لفظ پر بھروسہ کریں اور مجھ پر کلی اعتماد رکھیں کہ میں میلوفر اور اس کی ہمراہی عورتوں کے ساتھ نہایت شریفانہ اور ہمدردانہ برتاؤ کروں گا۔

میلوسیچ کے سپرد جو نیا اہم ذمہ داری کا کام کیا گیا تھا اس سے وہ باغ باغ ہو کر کہنے لگا "آپ کی ذرہ نوازی کے لئے میرا بال بال آپ کا احسان مند ہے اور میرے دل کی تہ سے شکر گذاری کی آواز آتی ہے۔ جہاں آپ نے آج تک مجھ پر اپنی عنایات و مراعات کی بارش برسا کر مجھے اپنا گرویدہ بنایا ہے وہاں آج ایک کرم مجھ پر اور کیجئے کہ سفر کی تیاری کے لئے مجھے ایک گھنٹہ کی مہلت عنایت کیجئے۔ ایک گھنٹہ کے بعد میں آپ کے ارشاد کی تعمیل میں روانہ ہو جاؤنگا اور میلوفر کی عصمت کا فیصلہ فرمان شاہی کی شکل میں حاصل کر کے کل تک یہاں آ موجود ہوگا۔

بوسنیا کے بادشاہ نے خوشی سے سرہلا کر زبان مبارک سے فرمایا "میلوسیچ آپ شوق سے گھنٹہ بھر سفر کی تیاری کے لئے صرف کیجئے۔ اس دوران میں سرویہ کے بادشاہ کے دست مبارک تک پہنچانے کے لئے چند دیگر ضروری کاغذات و خطوط بھی تیار ہو جائینگے وہ بھی اپنے ساتھ لیتے جائیے گا۔

میلوسیچ میلوفر کے پاس پہنچا۔ بوسنیا کے بادشاہ کے ارادوں سے اُسے مطلع کیا۔ سرویہ کے بادشاہ کے پاس ایک گھنٹہ گذرنے تک اپنی روانگی کا تذکرہ اب پر لایا۔ قریب آدھ گھنٹہ خوبصورت شہزادی اور میلوسیچ کے مابین ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔

حسین شہزادی نے اپنے منہ سے نقاب کو اُتارا جب میلوسیچ کو الوداع کہنے کی نوبت آئی۔

میلوش کو پری چہرہ شہزادی کے ہستی چہرہ کو دیکھنے کا یہ دوسرا موقعہ نصیب ہوا تھا۔ ایک گھنٹہ گذر جانے پر بوسینا کے بادشاہ سے ضروری دستاویزات خصوصاً حاصل کر کے میلوش اپنے فوجی کیمپ سے رخصت ہو گیا۔ صرف چھ آدمی اپنی حفاظت کے لئے اپنی ہمراہی میں لیتا گیا۔ زیادہ آدمی اس نے اس نقطۂ خیال سے اپنے ساتھ نہ لئے

کہ جتنے آدمی زیادہ ہوں گے اتنا ہی منزل مقصود تک پہنچنے اور واپس لوٹنے میں زیادہ وقت صرف ہوگا۔ اور اپنے ساتھیوں کی دیکھ بھال اور ان کو اپنے ساتھ رکھنے میں وقت کا ایک بہت بڑا حصہ صرف ہو جائیگا۔

وہ بادل کیطرح گرجتا ہوا اور بجلی کی طرح کڑکتا ہوا آبشاروں کو پھاندتا ہوا۔ سبزہ زاروں میں سے گذرتا ہوا۔ میدانوں پر سے اوچھلتا ہوا بہت رات گئے تک سرویہ کے بادشاہ کے کیمپ تک جا پہنچا۔

جب صبح کا آفتاب مشرقی کونے سے سر نکالنے کی تیاریاں کر رہا تھا تو اس وقت وہ سرویہ کے بادشاہ کے حضور میں حاضر تھا۔

اس نے نہایت دلچسپ اور مختصر پیرایہ میں تمام واقعات من و عن سرویہ کے بادشاہ کو سنائے سرویہ کے بادشاہ کو یہ جان کر بے حد مایوسی ہوئی کہ پیغام صلح کے جواب میں مستول جنگ دکھایا گیا ہے۔ اور اعلان جنگ کا بگل سلطان مراد کی طرف سے بجایا گیا ہے۔

اس امر سے بھی سرویہ کے بادشاہ کے دل پر سخت چوٹ لگی کہ اس کے پیغامبر کے ساتھ سلطان مراد کی طرف سے انتہا درجہ کا سخت و انسانیت سے گرا ہوا سلوک روا رکھا گیا ہے۔

سرویہ کے بادشاہ نے نہایت سنجیدگی سے میلوش کی تمام باتیں سن کر ان پر غور کر کے ان سے حسب مطلب نتائج اخذ کر کے یہ ریمارکس کیے:۔ بہادر ترک! لڑکے اور ضرور لڑکے میرے بہادر نوجوان! راست بیانی سے کام لیکر یہ تو کہو کہ سلطان مراد کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا۔ اپنے دشمن کو بے حد بھروسہ تھا۔ یا وہ صرف شیخی بگھارنے اور لاف و گزاف سے کام لینا ہی جانتا ہے اور بھی بہادری اس کے سینہ میں جلوہ گر نہیں۔ جواب دو کہ وہ حقیقتاً دلیر دل شیر ہے یا اسکی حالت اس بلی کی سی ہے جو مونچھوں پر تاؤ دیکر باتیں تو آسمان کی کرتا ہے اور باتوں ہی باتوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ مگر اندر سے بودا اور گیدڑ کی سوتا ہے اور نام کو بھی دم خم نہیں رکھتا؟

میلوش کے چہرہ کا رنگ ارغوانی ہو گیا۔ اصل حقیقت سے روشناس کرانے سے وہ بدد

ہونے۔ سلطان مراد کی بہادری دلیری کا دل سے قائل ہونے سے اس کا چہرہ پر [illegible] جھلکنے لگی اور اس نے پورے جوش سے جواب دیا۔ "علیجاہ! یہ میری دانست میں سلطان مراد بیشری کی طرح بہادر ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کی بشریانہ خو۔ انتہا درجہ کی بہادری کی سپرٹ اور خود مختاری کی حس بعض اوقات ظلم کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ میں نہایت غرور و فخر سے اس امر کا اظہار یکسب خاطر کرتا ہوں کہ اگر مجھے سرویہ کے دلیر دل شیر بادشاہ کی خدمت بجا لانے کا شرف حاصل نہ ہوتا تو میں سلطان مراد کی فوج میں بھرتی ہوتے اور اپنی شمشیر آبدار کے جوہر دکھانے کو غنیمت سمجھتا۔

سرویہ کے بادشاہ نے جوش میں بھر کر کہا یہ سچائی ہے۔ فیکٹ ہے۔ صداقت ہے۔ امر واقعہ ہے۔ اس کی بہادری میں کسی کو کلام نہیں۔ واقعی اس کی بہادری بے مثل و یگانہ ہے۔

یہ فقرے سرویہ کے بادشاہ نے اپنی زبان مبارک سے ادا کر کے۔ اپنے قدیمی شیر خاص کی طرف رخ کیا جو تھوڑے سے فاصلہ پر ایک سنہری کرسی پر بیٹھا یہ سب باتیں کمال توجہ سے سن رہا تھا اور اس سے آہستہ آہستہ باتیں کرنی شروع کر دیں جن کا مطلب میلوسیچ کچھ نہ سمجھ سکا۔

ایک لمبے عرصہ تک شیر خاص کے ساتھ تبادلۂ خیالات و صلاح و مشورہ کرنے کے بعد سرویہ کے بادشاہ نے میلوسیچ کی طرف رجوع لا کر کہا "میلوسیچ! آپ ایک گھنٹہ تک بوسینیا کے بادشاہ کے پاس فرمان شاہی جو سربمہر لفافہ میں بند ہو گا لے جانے کے لئے تیاری کر لیجئے۔ ہمیں آپ کی معاملہ فہمی اور ان کی دور اندیشی سے کامل امید ہے کہ آپ ہمارے احکام کی پیروی کو اپنا فرض جانینگے۔

ایک گھنٹہ کے گذر جانے پر بوسینیا کے بادشاہ کے نام نامی پر ایک سربمہر لفافہ جس میں فرمان شاہی بند تھا۔ میلوسیچ کے حوالہ کیا گیا۔ اس نے جو کمال دلیری و بہادری سے ترکوں کا مقابلہ کیا تھا اور سلطان مراد کی دختر نیک اختر کو اپنی قید میں لے لیا تھا۔ اس کے عوض سے بادشاہ موصوف نے گراں بہا تحفہ جات مرحمت فرمائے۔ اس کا عہدہ بڑھا دیا گیا۔ اس کی تنخواہ میں اضافہ کر دیا گیا۔ ساتھ ہی اُسے یہ حکم بھی سنا دیا گیا کہ وہ فرمان شاہی کو نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے بوسینیا کے بادشاہ کے دست مبارک تک جلد سے جلد تر پہنچا دے۔

شاید میلوسیچ کے حق میں اس آخری ہدایت کو صادر کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ وہ فرمان شاہی کے نفس مضمون سے جلد تر آگاہ ہونے کی خاطر خود ہی ہوا کے پر لگا کر بوسینیا کے بادشاہ کی حضوری میں حاضر ہونے کے لئے بے قرار تھا۔ کیونکہ وہ اس امر سے بخوبی آگاہ تھا

کہ اس لفافہ میں شہزادی "نیلوفر" کی قسمت بند ہے۔

چھٹا باب

جوشِ جنوں

چند ہی گھنٹوں کے وقفہ کے بعد میلو سچ یوسنیا کے بادشاہ کے قدموں میں جا حاضر ہوا۔ جن کے مبارک ہاتھوں میں اس نے سربمہر لفافہ رکھدیا۔

یوسینیا کے بادشاہ نے جھٹ پٹ لفافہ کو کھولا اور اس کے مضمون پر اپنی پُر شوق نگاہیں جما دیں۔

میلو سچ نہایت بیقراری سے اصل حقیقت سے آگاہ ہونے نیلوفر کی قسمت کا فیصلہ سننے کا منتظر تھا۔ نہایت انتشار کی حالت میں یوسنیا کے بادشاہ کا منہ تک رہا تھا۔

یوسینیا کے بادشاہ نے زبان تو نہ ہلائی مگر وہ فرمان شاہی جس کے حرف حرف سے آنکھ لڑ چکا تھا۔ اس نے میلو سچ کو پڑھنے کے لئے عنایت کیا۔

میلو سچ نے کمال بے تابی سے فرمان شاہی کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا۔ دھڑکتے ہوئے دل اور للچائی ہوئی آنکھوں سے اس نے فرمان شاہی میں حسب ذیل فقرے پڑھے:۔

"شہزادی نیلوفر" کے معاملہ میں جو ہمارے میدان جنگ میں دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجے ہوئے بھائی اور فوجوں کے ایلچی خصوصی کی قید میں ہے اس کے لئے ہم ذیلی احکام نافذ کرتے ہیں اور انہیں جامہ تکمیل پہنانے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

"سروبیہ۔ یوسینیا۔ اور دیگر طاقتوں کے مفاد کو سامنے رکھکر جنہوں نے اس لڑائی میں ہماری مدد کے لئے اپنا بازو دراز کیا ہے۔ ہم امن و سلامتی کے خواہاں ہیں۔ صلح کے حامی ہیں۔ ناحق کسی کی جان عزیز لینے سے گریز کرنا چاہتے ہیں مگر افسوس! انسانوں کے خون سے زمین کو لال بنانے والا۔ انسانی خون کا پیاسا۔ مغرور دہشت نے مخلوقات کا مقدس خون بہانے پر اودھار کھائے بیٹھا ہے۔ صلح کے مبارک نام سے وہ کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے۔ لڑائی کرنے کے لئے بضد ہے

اس لئے۔ موجودہ صورت حالات میں ہمارے لئے اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہجاتا کہ اس کے ساتھ وہی سلوک کریں جس کا کہ وہ مستحق ہے۔ اور فوراً ان ذرائع کو عمل میں لائیں جن سے وہ امن عامہ میں خلل نہ ڈال سکے ہماری سرحد پر قدم نہ بڑھا سکے۔

سلطان مراد کو اس کے ظلم و ستم سے باز رکھنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ نیلوفر کو زندہ رکھا جائے سلطان مراد کو آگاہ کر دینا چاہیئے کہ اگر اس نے کسی بیگناہ عیسائی کے گلے پر اپنی تیغ ستم کو دراز کیا۔ تو خنجر خونخوار ہوگا اور اس کی بیٹی کا جگر۔ اگر وہ لڑائی کرنے کے لئے اپنی حدود سے قدم باہر رکھے۔ عیسائی فوجوں پر آگ برسانے کے ارادہ سے آگے بڑھے تو فوراً نیلوفر کو جہاں سے مارو اس کا سر تن سے اوتار دو۔

ابھی مشکل سے میلوسیچ اس حکم کی آخری خونی سطر پر پہنچا تھا کہ ایک کانپتا اور ہانپتا ہوا جاسوس جس کے کپڑے سر سے پیر تک سب کچھ غبار آلود تھا۔ اس شاہی خیمہ کے اندر گھس آیا جاسوس نے خیمہ کے اندر قدم رکھتے ہی یہ خوفناک اطلاع بہم پہنچائی کہ مراد نے اپنے علاقہ میں بود و باش رکھنے والے تمام عیسائیوں کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا ہے۔ اور وہ طوفان و اندھی بن کو آگے قدم بڑھاتا چلا آتا ہے۔ راستہ میں جو عیسائی اُسے نظر آتا ہے اس کا سر گاجر مولی کی طرح تن سے اڑا دیتا ہے۔

سلطان مراد کا غالباً یہ خیال ہے کہ اس کی بیٹی کو موت کی نذر کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ بپھرائے ہوئے شیر کی طرح۔ حالت غیض و غضب میں۔ اپنی تلوار کی پیاس دشمن کی فوج کے جوانوں کے رنگین خون سے مٹانے کے لئے آگے بڑھا چلا آرہا ہے اور اُس نے قتل عام کا حکم صادر کر دیا ہے۔

جب یہ ہولناک خبر میلوسیچ کے کانوں سے اتر کر دل کی تہ تک پہنچی تو وہ نہایت تکلیف اور درد سے کراہنے لگا۔ بچوں کی طرح رونے اور عورتوں کی طرح چلانے لگا۔ ناظرین میلوسیچ کے جذبات کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ یہ بات جان کر کہ نیلوفر موت کے منہ میں ہے کس قدر بے چین ہوا ہوگا۔

میلوسیچ کو اب صاف نظر آنے لگا کہ بوسینا کا بادشاہ اب اس ظالمانہ حکم کی پیروی کر کے ایک معصوم و مظلوم ہستی کا نقش صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنے کا حکم صادر کریگا۔ اس خیال

سے دو چار ہوتے ہی اس کا خون جوش میں آگیا۔

اتنے میں بوسینا کے بادشاہ نے قاصد کو خیمہ سے باہر چلے جانے کے لئے ہاتھ سے اشارہ کیا اور آپ سے آپ بڑبڑایا "اب اس کا کوئی حل نہیں۔ اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں کہ نیلوفر کو موت کے گھاٹ اوتار دیا جائے۔

میلوسیچ دلیر و بہادر نوجوان تھا وہ میدانِ جنگ میں جب آگ برس رہی ہو۔ تلوار پر تلوار پڑ رہی ہو۔ سنسناتی ہوئی گولیاں چل رہی ہوں کبھی نہ گھبرایا تھا۔ حوصلہ نہ ہارا تھا۔ مگر آج بوسینا کے بادشاہ کے منہ سے "نیلوفر کی قسمت کا فیصلہ" سن کر اس کے ہوش و حواس بجا نہ رہے۔ ہمت و استقلال نے جواب دے دیا۔ دلیری و جرأت نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا جس طرح ہوا میں اڑتے ہوئے پرند کو جب گولی لگتی ہے تو وہ پھڑپھڑا کر اور پیچ و بل کھا کر شکاری کے پاؤں میں آگرتا ہے اسی طرح بوسینا کے بادشاہ کے الفاظ کی گولی جب میلوسیچ کے دل پر لگی تو وہ درد و غم سے بے تاب کر بوسینا کے بادشاہ کے پاؤں چھونے کے لئے جھکا۔ اس نے دو زانو ہو کر بوسینا کے بادشاہ کے قدم پکڑ لئے اور درد بھرے انداز سے کہنے لگا "رحم۔ رحم! اے عالیجاہ! رحم!

بوسینا کے بادشاہ نے نوجوان کے اس طرزِ عمل سے بے حد متاثر ہو کر نہایت ہمدردانہ لہجہ میں جواب دیا۔ میلوسیچ میں کیا کروں۔ مجبور ہوں۔ لاچار ہوں۔ اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میں خدا کی درگاہ میں اپنی عزت و آبرو کی قسم کھا چکا ہوں۔ کہ جب تک میں اتحادیوں کا طرفدار ہوں اس وقت تک سرویہ کے بادشاہ کی ہدایات کی کما حقہ تعمیل کروں گا (نیچے جھک کر اور نوجوان کو اپنے قدموں پر سے اٹھاتے ہوئے) میلوسیچ! اٹھو! ایک غیر قوم کی عورت کے لئے اتنا رنج و غم نہ کرو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی قسم سے مجبور ہوں میرا حکم اس شاہی فرمان کی بنا پر قطعی اور آخری ہے اس پہلو پر ہر قسم کی التجا لاحاصل و بیکار ہے

میلوسیچ نے درد بھرے دل۔ مایوسی انگیز آواز۔ اور کانپتے ہوئے ہونٹوں سے کہا "حضور صرف دو دن انتظار کریں۔ دو دن کا وقفہ عنایت کریں۔ صرف دو دن کی مہلت مرحمت فرمائیں۔ میں اپنے بادشاہ کے پاس جاؤں گا۔ اس کے آگے روؤں گا۔ چلاؤں گا۔ گڑگڑاؤں گا اپنی آہ شرر بار سے زمین و آسمان کو ہلا دوں گا اور اس معصوم شہزادی پر رحم کئے جانے کی درخواست

کرونگا۔ میں اپنے بادشاہ کو اس کے وزیروں۔ امیروں و اہلکاروں کی موجودگی میں صاف صاف کہدونگا کہ سچائی و نیکی کی حمائت میں لڑنے والے اتحادیوں کو سچائی و نیکی کی سفید براق چادر پر ایک بے گناہ لڑکی کے خون کے دھبے لگا کر اُسے داغدار نہ کرنا چاہیے۔ میں اپنی دیرینہ خدمات و شاہی خاندان کا ممبر ہونے کی حیثیت سے درخواست کرونگا کہ نیلوفر کی جان بخشی کی جائے اور . . . . . .

یوسینا کے بادشاہ نے اپنے رومال کے اشارہ سے نوجوان کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا "ناممکن! قطعی ناممکن! دو دن کی مہلت نہیں دی جاسکتی! ہمیں اپنے بڑوں کے احکام کی پیروی اسی جوش و خروش سے کرنی چاہیے جس سرگرمی و مستعدی سے ہم چاہتے ہیں کہ چھوٹے ہماری ہدایات پر عمل پیرا ہوں میلوسیچ! سچ جانو اور یقین مانو کہ اگر نیلوفر میری اپنی بیٹی بھی ہوتی تو بھی میں اپنے اعلیٰ کے حکم اپنے فرض سے مجبور ہو کر اُسے شربت مرگ پلانے میں گریز نہ کرتا۔

میلوسیچ نے آنکھوں سے آنسوؤں کی ندی بہاتے ہوئے اُس نیک دل اور منصف مزاج بادشاہ کے آگے دستِ سوال دراز کرتے ہوئے جو شاہی فرمان کی پیروی کرنے کے لیے مجبور تھا۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے ارادہ کو تبدیل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکتی تھی جو اس پہلو میں چاچل پربت کی طرح اٹل تھا۔ جو مضبوط قدموں پر کھڑا تھا جو مرض کی سرزمین میں پاؤں رکھ چکا تھا کوئی اس کے قدموں میں جنبش نہ دے سکتا تھا اسکی سلے رحم و ہمدردی کی حسوں کو اپیل کرتے ہوئے کہا "آہ! وہ شربت مرگ نوش کریگی اس نازک بدن سیمتن کا سراپا تارا جائیگا۔ آف! اس خوبصورتی کی ملکہ کا نقش مٹا ڈالا جائیگا نہیں ایسا نہ کہیئے کہ وہ ماری جائیگی آہ! آپ اس کا ذکر کرتے وقت ایسے ہولناک الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ میرا کلیجہ دہل جاتا ہے۔ میرے نزدیک موت موت ہی نہیں بلکہ کیبل ہے۔ موت کیا ہے؟ ایک قدم اس دنیا سے آگے جانے کا نام ہے۔

لیکن جب موت کا لفظ "نیلوفر" کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو میرے سر پر غم و الم کے آرے چل جاتے ہیں۔ روح بے چین ہو ہو جاتی ہے۔

یوسینا کے بادشاہ نے سنجیدگی و تحمل سے میلوسیچ کو کہا ہوش میں آؤ۔

دیوانوں کا سا طور ترک کرو۔ اپنے آپ میں آؤ اور غور کرو کہ میں سرویہ کے بادشاہ کے حکم کو بادل تلے روند سکتا ہوں نہیں ہرگز نہیں بلکہ فرمان شاہی کو سر آنکھوں پر جگہ دینے کو مجبور ہوں۔

ساتواں باب

گرفتاری

میلوسیچ کے آزاد اور غمگین چہرہ پر یکایک کسی نئے خیال کے پیدا ہونے سے امید کی خوشی جلوہ گر ہوئی اور اس نے اوجھل کر کہا "ایک طریقہ ہے اس حکم کو ٹالنے کا۔ اور وہ یہ کہ میں تمہیں کہہ دینا کہ آپ کو یہ سربمہر لفافہ ملا ہی نہیں۔ میں جم ٹھونک کر کہونگا کہ مجھے فرمان ہی ضایع ہو گیا۔ گر گیا۔ تلف ہو گیا۔ کوئی نہ کوئی معقول عذر تراش لونگا"

بوسینا کے بادشاہ نے پرجوش آواز میں کہا "میں سلطان مراد کے تارمے اور رجب کا حال بھی ابھی اپنے کانوں سے سن چکا ہوں۔ جو واقعات میرے علم میں آتے ہیں۔ انہوں نے میرے خون کو گرما دیا ہے۔ میں نے فرمان شاہی کا ایک ایک حرف پڑھا ہے نہایت مصفانہ سپرٹ میں لکھا گیا ہے۔ جب سلطان مراد دوسروں کے بچوں کے ساتھ رحم و ہمدردی کا سلوک نہیں کرتا تو اس کی بیٹی کو دوسرے کے ہاتھوں سے سخت سلوک برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

یہ تحریر میرے لئے ایک بمنزلہ ضمانی حکم کے ہے۔ میں اس کی تعمیل ہرگز ہرگز بجا نہیں لا سکتا۔

میلوسیچ نے دھیمی آواز میں دریافت کیا "آپ اس تحریر کی پیروی کریں گے۔ اس کے سوائے آپ کے نزدیک کوئی چارہ نہیں۔ بھلا اگر میں نے یہ تحریر آپ کے دست مبارک تک نہ پہنچائی ہوتی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بوسینا کے بادشاہ نے زور سے زمین پر پاؤں مار کر کہا "تو شہزادی ملیکہ زندہ ہوتی اور آپ کو شاہی حکم کے گم کر دینے کے سنگین جرم کی پاداش میں اس سامنے والے درخت کے ساتھ لٹکا کر کی موت مار دیا جاتا۔

میلوسیچ نے گھبرا کر پیچ و تاب کھا کر۔ شہزادی کی زندگی کو بچانے کی کوئی نہ کوئی راہ نکالنے کی نیت سے کہا "آپ سب کچھ کر سکتے ہیں آپ میلوسیچ کو زندہ چھوڑ سکتے ہیں۔ میلوسیچ کے قتل سے درگذر کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحریر غفلت سے نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ دیگر کاغذات میں مل گئی۔ نظر سے اوجھل ہو گئی۔ خیال سے اتر گئی۔

بوسینا کے بادشاہ نے کہا "جب تک یہ تحریر اپنی اصلی شکل و صورت میں قایم ہے میرے نزدیک اسکی وہی قدر و منزلت ہے جو فرشتوں کی نگاہوں میں خدا کے حلم کی۔ اگر یہ تحریر خلیج ہو جائے تو اس کی عدم موجودگی میں ہیں۔ شہزادی کے جگر کو جلاد کے تیشہ سے تراشنے کی جرات نہیں کر اسکتا۔ ایسا اہم کام! ایسا قیمتی خون اس تحریر کی عدم موجودگی میں نہیں گرا سکتا۔ نہیں بہا سکتا۔

یہ الفاظ میلوسیچ کے کانوں سے اتر کر اس کے دل کی تہ تک پہنچنے کی دیر تھی کہ اسکی آنکھوں سے غیر قدرتی روشنی برسنے لگی اور اس نے چلا کر کہا "اگر یہ صورت معاملہ ہے تو اس نس تحریر کا صفحہ ہستی سے مٹ جانا ہی اچھا ہے۔

یہ الفاظ حالت غصہ و غم میں ادا کرتے ہوئے میلوسیچ نے نہایت پھرتی و ہوشیاری سے فرمان شاہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ فرمان شاہی کے پرزوں کو ہاتھوں میں ملکر پاس ہی جلتی ہوئی آگ کی انگیٹھی میں ڈال دیا۔ جو چشم زدن میں جل کر راکھ بن گئے۔

بجلی کی طرح کڑک کر اور بادل کی طرح گرج کر بوسینا کے بادشاہ نے جھنجھلا کر نوجوان کا شانہ دونوں ہاتھوں سے زور ہلا کر کہا "بد بخت کم بخت نوجوان! یہ تو نے کیا غضب ڈھایا؟ نوجوان میلوسیچ نے صبر و استقلال و خاطر جمعی سے جواب دیا "آپ کے قبضہ میں "لیزور" کی گردن پر تلوار چلانے کا اب کوئی حکم باقی نہیں رہا۔

بوسینا کا بادشاہ نہایت گھبراہٹ۔ بے چینی اور سخت اضطراب کی حالت میں خیمہ میں ادھر اُدھر خونخوار شیر کی طرح ٹہلنے لگا۔ اپنے آپ کو نہایت سخت و سست الفاظ میں یاد کرنے لگا اپنی اس غلطی پر جس کا مرتکب وہ فرمان شاہی نوجوان کے ہاتھوں میں دینے سے ہوا تھا دست تاسف ملنے لگا۔

بوسینا کا بادشاہ اپنے من کی آرزو مٹھا کے لحاظ سے اس بے چینی و انتشار کی سزا میں

میں اب قدم رکھ چکا تھا جس سرزمین پر چند لمحے پہلے میلوسیچ پہنچا ہوا تھا۔ لطف یہ کہ میلوسیچ کا دل و دماغ اب بے چینی کی حالت سے نکل چکا تھا۔ گھبراہٹ و انتشار کے شکنجے سے آزاد ہو چکا تھا۔ اب نوجوان میلوسیچ کو یکسوئی و اطمینان قلب کی حالت حاصل تھی۔ کسی قسم کے خوف کے آثار اس کے چہرہ کی علامات سے ظاہر نہ ہوتے تھے۔

اس خیمہ میں موجود دونوجودوں کی موجودہ حالت کو دیکھکر ایسا گماں ہوتا تھا کہ میلوسیچ بادشاہ ہے جسے دلی سرور و اطمینان قلب حاصل ہے۔ اور بوسینا کا بادشاہ شاہی مجرم ہے جس کے رگ و ریشہ سے بے اطمینانی اور چہرہ کے تغیر و تبدل سے بے قراری کا اظہار ہوتا تھا

دو منٹ کے وقفہ کے بعد بوسینا کے بادشاہ نے خیمہ کے دروازہ تک پہنچکر گرد کے سپاہیوں کو آواز دی ایک لمحہ میں تمام خیمہ مسلح جوانوں سے بھر گیا۔

ان مسلح نوجوانوں کا جو افسر اعلیٰ تھا اس کی طرف بڑھکر اور اپنی تلوار میان سے نکال کر اور اس کی طرف پھینک کر میلوسیچ نے پورے زور سے کہا "اس لمحہ سے میں آپ کا قیدی ہوں اور اپنے آپ کو آپ کے سپرد کرتا ہوں"

بوسینا کے بادشاہ نے سپاہیوں کے سردار کو حکم دیا کہ اس نوجوان کو اپنی حفاظت میں لے لو۔ اس کا خاص خیال رکھو۔ اگر یہ آپ کی آنکھوں میں خاک دھول جھونک کر نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تو یاد رکھو کہ آپ کے بال بال پر شامت آئیگی اور اس کے خون کے عوض آپ کا خون بہایا جائے گا۔

سپاہیوں نے میلوسیچ کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ اُسے گرفتار کر کے دوسرے خیمہ میں نظر بند کرنے کی نیت سے لے چلے۔ میلوسیچ کی دیکھ بھال ایسے احتیاط و جرداری سے ہونے لگی کہ اگر وہ بھاگ نکلنے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور بھی لگائے تو کامیاب نہ ہو سکے۔

آٹھواں باب

پُر لطف حلیہ

میلوسیچ کی اس سرکشی۔ دیدہ دلیری۔ سنگین جرم و گستاخی کی رپورٹ فوراً سمر دیہ کے

بادشاہ کے حضور میں پہنچائی گئی۔ اور ان سے دریافت کیا گیا کہ میلو سیج و نیلوفر کو کیا سزا دی جائے۔ اس پیغام کا جواب سرویہ کے بادشاہ کی طرف سے یہ موصول ہوا کہ میدان جنگ میں صورت معاملہ نازک ہوتی چلی جارہی ہے اس لئے ہم نے خود موقعہ پر پہنچنا اور فیصلہ سنانا مناسب جانا ہے۔

نیلوفر کے کانوں تک میلو سیج کے گرفتار رنج و محن ہونے کی اڑتی خبر پہنچ گئی جس جگر خراش خبر کے سننے سے اسے بے حد رنج و ملال ہوا۔ آرزو صدمہ پہنچا۔ چھاتی پر برچھی سی لگی۔

نیلوفر کو موت کے منہ سے بال بال بچانے کے لئے جس طور میلو سیج نے گرفتار بلا ہونا منظور کیا اور اپنے خون سے وفاداری کی کتاب میں دستخط کئے اس کے تفصیلی حالات معلوم کر کے نیلوفر بیحد متاثر ہوئی۔

نیلوفر کا دل شکر گذاری کے پاک جذبات سے بھر گیا۔ اس کے تخیل نے میلو سیج کی محبتی تصویر آنکھ کے روبرو لا کھڑی کی بس پھر کیا وہ گہرے استغراق میں ڈوب گئی اور گھنٹوں اس خیال تصویر کے تصور میں مست رہی۔ میلو سیج کے اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ پر پہروں غور کرتی رہی جس سے وہ دل کے لحاظ سے دل ہی دل میں اس سے بہت نزدیک ہوتی گئی اور میلو سیج کے لئے اس کے دل میں ایک نیا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اس نے ایسا محسوس کیا کہ میلو سیج نے اس پر احسان پر احسان کئے ہیں اور اس نے اس کے گراں بہا احسانات کا کوئی عوض۔ کوئی بدلہ نہیں دیا۔ نیلوفر نے اپنے دماغ کے بت خانہ میں میلو سیج کی تصویر کی پرستش شروع کر دی۔

افسوس! یہ بھولی بھالی دنیا کی خود لذات دنیا سے کوسوں اور پری یہ نہ سمجھ سکی کہ اس کے دل میں جو میٹھا میٹھا درد اٹھتا ہے یہ درد الفت ہے وہ محبت کی اس صاف اور صریح علامت کو نہ پہچان سکی۔

تیسرے دن سرویہ کا بادشاہ میدان جنگ میں آپہنچا اور اس نے آتے ہی جنگ کا بگل پھونک دیا اور اس بات کا اعلان کر دیا کہ اگلے دن منہ اندھیرے سلطان مراد کی فوج پر جو بادل کی طرح گرجتی ہوئی اور بجلی کی طرح کڑکتی ہوئی۔ آندھی کی طرح چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی آرہی تھی۔ اور انگاویلوں کے کیمپ سے کوئی دو میل کی دوری تک پہنچ کر اس نے اپنے

ڈیرے ڈاکہ ئے تھے۔ دھاوا بول دیا جائے۔ اور صبح کے معرکہ عظیم میں دشمن کو ایسی شکست دی جائے۔ پورے زور سے حملہ کیا جائے تاکہ اسلامی فوج کو چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔ کل نتیجہ جو خونی میدان گرم ہونے والا تھا اس میں کامیاب ہونے نے لعنوں کے سرگاجر مولی کی طرح اڑانے۔ مردانہ وار جان لینے اور حفاظتِ وطن میں جان دینے کی خوشی میں فوج مرویہ کے بادشاہ کے خیمہ میں ایک پُر لطف جلسہ منعقد کیا گیا جس میں افسران اعلیٰ اور انتخابیوں کی فوج کے چیدہ چیدہ نوجوان شامل تھے۔

دورِ شراب چلنے لگا۔ ہر چہار طرف خوشی کے آثار نظر آنے لگے۔ شراب کے سبو و جام نہایت سرعت و تیزی سے گردش کرنے لگے۔ سگرٹ کا دھواں خیمہ میں سے نکل نکل کر آسمان سے دو دو باتیں کرنے کے زعم میں ہوا میں بلند ہونے لگا۔ قہقہہ کی آواز اور نہ رقیہ جلسوں کی صدا خیمہ میں سے بلند ہونے لگی۔

اس رقص و سرود کے جلسہ پر ایک سرسری نظر مارنے سے ہی قدرتاً انسان اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور تھا کہ مرویہ و بوسینا کے بادشاہ سے لیکر سب ادنیٰ و اعلیٰ اس بات کو بھولے ہوئے ہیں کہ علی الصباح اپنی تلواروں کی پیاس دشمن کے خون سے بجھانی ہے۔ میدان جنگ میں جوہر شمشیر دکھانے کے لئے جانا ہے۔

اس پُر لطف جلسہ میں شریک نوجوانوں کے دل و دماغ سے یہ بات اتری ہوئی معلوم ہوتی تھی کہ صبح ان کی لاشیں میدان جنگ میں چیلوں اور کوؤں کا نوالہ ہوگی۔ خود ظالم اور مغرور ہستیوں کے سر میدان میں ٹھوکریں کھاتے ہونگے۔ میدان کارزار میں ایک خون کا دریا بہے گا۔ ملک کے ہزاروں بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو کر ماتمی لباس پہنیں گی اور دونوں طرف سے میدان جنگ میں شہید ہونے والوں اور ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے جانے والوں کے لئے اشکوں کا دریا بہا بہا کر مصیبت کے دن اور تکلیفوں کی گھڑیاں کاٹے گئیں

یہ انسان کا خاصہ ہے کہ وہ جب شراب پیتا ہے اس کے سر میں غلطاں ہوتا ہے تو اس کے سینہ میں عجیب و غریب خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ہر گھڑی نئی امنگیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ دختر رز کو منہ لگا کر غم و الم کو یکقلم بھول جاتا ہے اور عجیب و غریب حرکات کرنے پر اتر آتا ہے جن حرکات کی امید ایک صاحب دماغ سے نہیں کی جاسکتی۔ شراب کا

ہر قطرہ صحیح طور پر یوں کہنا چاہیئے کہ زہر کی ہر بوند ہے۔ جو حلق سے نیچے اترتے ہی انسان کو نفع و نقصان سے غافل بنا دیتی ہے۔ معمولی مزدور بھی جب شراب کے نشہ میں سرشار ہوتا ہے تو وہ خم ٹھونک کر اپنے آپ کو حاکم وقت ظاہر کرتا ہے بھلا جب حاکم وقت پر شراب کا بھوت سوار ہو تو اس کی حماقت اور غرور و تکبر کا کیا ٹھکانہ!

سرویہ کے بادشاہ اس کے کمانڈر انچیف و دیگر افسران کے چہرے نشہ شراب سے مثل آگ کے انگاروں کے سرخ ہو رہے ہیں۔ نشۂ شراب کی ترنگ میں سرویہ کا بادشاہ عجیب انداز سے بوسینا کے بادشاہ کو مخاطب کر کے دریافت کرتا ہے۔

سرویہ کا بادشاہ:۔ کہو بھائی! ہمارے معزز قیدی و جانباز سپاہی کا کیا حال؟ میلوسیچ پر کیسی گذرتی ہے جو اپنے زور بازو سے سلطان مراد کی بیٹی کو گرفتار کرلایا مگر کمزوری دل سے خود اس کی محبت کے دام میں گرفتار ہو گیا بوسینا کے بادشاہ نے جام شراب ہونٹھوں تک لیجا کر اور اسے غٹ غٹ چڑھاتے ہوئے حالت نشہ میں جواب دیا مرحبا! میں نے پہچانا! میں سمجھا ہوں پورے طور پر سمجھا! آپ کا اشارہ قابل ہمدردی نوجوان قیدی میلوسیچ کی طرف ہے۔ کاش کہ ایسا ہوتا تو بہت خوب ہوتا کہ آپ اس کے لئے سزائے موت کی جگہ کوئی خفیف سی سزا تجویز کر کے اس پر اپنی عنایات و مراعات کی بارش مثل موتیوں کے برساتے۔ ہائے میلوسیچ۔ سچ مچ آپ کی ہمدردی و رحم کے ہر طرح قابل ہے۔ وہ جانباز سپاہی ہے تلوار کا دھنی ہے۔ فن سپاہگری میں درجۂ کمال تک پہنچا ہوا ہے۔ افسوس! طلسم محبت نے اسے کور چشم بنا دیا۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا کر دیا۔ اسے اپنی بھلائی و برائی سے غافل کر دیا۔ جوش الفت نے اُسے پاگل بنا دیا۔ محبت کے صادق و بے لوث جذبات سے متاثر ہو کر وہ حکم عدولی اور حکم نامہ چاک چاک کرنے کے لئے سنگین جرم کا مرتکب بنا۔ محبت واقعی بری بلا ہے۔ انسان کی آنکھوں پر تاریکی کا پردہ ڈال کر کردنی ناکردنی افعال انسان سے کرانے کا موجب بنتی ہے۔

سرویہ کے بادشاہ پر بوسینا کے بادشاہ کی تقریر دلپذیر کا خاص اثر ہوا اور اس نے نئے جوش رنگ میں بھر کر جواب دیا۔ آپ کے خیالات سے مجھے سو فیصدی اتفاق ہے لیکن میں فوج کے روبرو اپنے ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جھجکتا ہوں میں اپنے خیالات کا اظہار بآواز بلند کرنے کی اپنے آپ میں جرأت نہیں پاتا اور ملٹری قواعد کو پاؤں تلے روندنے

کی جرأت نہیں کر سکتا عین اس وقت جبکہ ہماری فوج لڑائی کے میدان میں اترنے والی ہے۔

لارڈ المنیا جس کا ظاہر و باطن یکساں تھا جس کا نہ قلب میلا تھا نہ جگر سیاہ تھا جس کا ضمیر ریڈ بیم کی طرح درخشاں تھا اس نے للکار کر کہا "میری دانست میں ایسے باہمت اور جری جوان کو تیغ کر کے ہاتھ سے نہ کھونا چاہیئے بلکہ ایسی حکمت عملی سے کام لینا چاہیئے جس سے اس کو اس کے ناخوشگوار طرز عمل کے لئے قرار واقعی سزا بھی مل جائے اور ہم اس کی قیمتی طاقتوں سے فائدہ بھی اٹھا سکیں۔

لوسینیا کے بادشاہ نے بھی ہمت و جرأت سے کام لیکر لارڈ المنیا کے خیالات کی تائید میں زبان کھولتے ہوئے ان الفاظ کا اور اضافہ کیا "اے سرویہ کے نیک دل و روشن دماغ بادشاہ! میرے دوست! میدان کارزار میں میرے پہلو بہ پہلو لڑنے اور اپنی بے مثل و یگانہ بہادری کے جوہر دکھا کر دشمن کے دانت کھٹے کرنے والے میرے محب صادق! میں آپ سے دیرینہ تعلقات کی بنا پر درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس نوجوان پر رحم فرمائیں۔ سختی کی پالیسی کو ترک کر کے نرمی کی پالیسی اختیار فرمائیں۔ میرا میلو بیچ سے کوئی خونی رشتہ نہیں۔ میرا اس سے کوئی ذاتی تعلق نہیں ہیں صرف اس قدر جانتا ہوں کہ وہ آپ کا سچا ہوا خواہ و ہمدم ہے۔ اور ہاں کا بیٹا ہے۔ اپنے وطن کی حفاظت میں جان دے دینے کو کھیل و تماشہ سمجھتا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ جس میلو بیچ کے متعلق اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتا اور یہی باتیں جو میں اس کے متعلق جانتا ہوں مجھے اس کی حمایت میں زبان کھولنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ شاہا! ایک قدیمی نیاز مند کی خاطر لطف و کرم سے کام لیں۔

سرویہ کا بادشاہ جو مئے ارغوانی کے نشہ میں سرشار تھا اس پر ان باتوں کا گہرا اثر پڑا اور اس نے چلا کر کہا "میرے دلی محب! تیری مرضی پوری ہو۔ جیسا تو کہتا ہے ویسا ہی کیا جائیگا۔ تیری رضا پر ہم راضی ہیں۔

یہ کہکر سرویہ کے بادشاہ نے فوراً گھنٹی بجائی جس کے جواب میں دو کانپتے اور ہانپتے ہوئے سپاہی آموجود ہوئے۔ ان دونوں سپاہیوں کو اس نے حکم دیا کہ "شاہی قیدی میلو بیچ کو اس وقت ہمارے روبرو پیش کرو"

باب نوال

شاہی قیدی

جب میلوسیچ شاہی خیمہ میں داخل کیا گیا اور اس نے نہایت ادب و احترام سے تمام پارٹی کو فوجی طریق کے مطابق سلام کیا تو بوسینا کے بادشاہ نے مسکرا کر کہا "ایلو! قومی غدار ہے۔

میلوسیچ نے پورے زور سے جواب دیا کیونکہ اس کے دل میں یہ خیال جگہ پکڑ چکا تھا کہ میری اصداقت گفتاری ہی اس کی جان بچانے کا موجب ثابت ہوگی (میں قومی غدار نہیں کہ عاشق وطن ہوں۔ میرے ہر بون کے قطرے سے وطن کی محبت کی بو آتی ہے۔ میری زندگی مجھے بخش دو۔ مجھے زندہ چھوڑ دو۔ مجھے آزاد کر دو۔ اور پھر دیکھو کہ قومی مکرام ثابت ہوتا ہوں یا دیش بھگت۔

بوسنیا کے بادشاہ نے میلوسیچ کا حوصلہ بڑھانے اور اس کے دل و دماغ میں نیلوفر کی یاد کو تازہ کرانے کے خیال کو مدنظر رکھکر کہا "نوجوان! اطمینان رکھ کر سرو یہ کا رحمدل بادشاہ کوئی ایسی شرط تجویز نہ کرے گا جس سے نیلوفر کی مصیبتوں میں اضافہ ہو۔ اس کی بستی خطرہ میں پڑے میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک ایسی شرط جس سے نیلوفر کو گزند پہنچے آپ منظور کرنے اور اپنے دل بادشاہ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرنے کو تیار ہیں نا؟

میلوسیچ نے خوشی میں پھول کر جواب میں دلی مسرت و حقیقی راحت سے کہا: نیلوفر کی ذات خاص کو نقصان پہنچانے کے ذکر پر خاک ڈالکر میں ہر ایک شرط پر اپنی زندگی فروخت کرنے پر تیار ہوں حضور فرمائے زبان مبارک کو ہلائے۔ وہ شرط بیان کیجئے۔ میں کمی سے کمی شرط کو منظور کرنے اور اس طور اپنی زندگی کو بچانے کے لئے آمادہ ہوں۔ تیار ہوں۔ مگر سنئے ہوں۔ ان آنوں مجھے زندگی پیاری ہے آہ! بے حد پیاری ہے جبکہ آنکھوں پھر نیلوفر کی تصویر میرے دل و دماغ میں پھرتی رہتی ہے۔ میں جینا چاہتا ہوں اور ضرور جینا چاہتا ہوں۔ اس بت نوخیز کا پوجاری بننے کے لئے جینا چاہتا ہوں جس کی مورتی کو میں نے اپنے دل کے مندر میں استھاپن کر رکھا ہے جس پر میں ہر روز پھول

پریم کے پھول چڑھاتا ہوں۔

مسرویہ کے بادشاہ نے کہا" اچھا اس نوجوان کے قول کی صداقت کو آزمایش کی کسوٹی پر پرکھو۔ اور اس کے سامنے ایک ایسی شرط رکھو جس کو سن کر اس کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں (میلوسچ کی طرف منہ پھیر کر) میلوسچ سنو! میری باتوں کو دل کے کانوں سے سنو۔ کیونکہ آپ کے ہاں یا نہیں کہنے پر آپ کی زندگی کا دارومدار ہے۔ میں آپ کو خبردار کرتا ہوں کہ جونہی سبح شفق دے گی۔ ہماری فوجیں دشمن کی فوجوں سے برسرِ پیکار ہونگی۔ میں آپ کو اس جنگ میں شامل ہو۔ اور اپنی بہادری کے جوہر دکھلانے کی اجازت دیتا ہوں ایک شرط پر اور صرف ایک شرط پر جسے آپ نے منظور کرنے کا بھری مجلس میں یقین دلایا ہے۔ اور جس شرط کو منظور کرنے پر ہی آپ کی اور نیلوفر کی سلامتی و جان بخشی کا دارومدار ہے۔

خوشی کے نشہ میں سرشار میلوسچ نے نہایت تیزی و جوش سے جواب دیا۔ فرمائیے عالیجاہ! فرمائیے وہ شرط بیان فرمائیے۔ جو کچھ آپ فرمائینگے میں سر و چشم اس کے حرف حرف کی تعمیل کروں گا۔ میں آخری دم تک آپ کا وفادار رہونگا۔ اگر ذرا بھی راہِ وفاداری سے میرا قدم سرکے تو خدائی قہر مجھ پر نازل ہو۔ یہ دنیا میرے حق میں جہنم کی دھکتی ہوئی بھٹی بن جائے اور میں اس میں مثل ایندھن جلوں۔ میں دنیا میں نامراد و ناشاد ہوں۔ میرا غنچۂ امید کبھی نہ کھلے اور برباد شکستہ مایوس اور فسردہ دل کے ساتھ اس دنیا سے اٹھ جاؤں اور دشمن شاہ و مخالفِ ملک کا تعریفی خطاب حاصل کروں۔

مسرویہ کے بادشاہ کے چہرے پر فتح مندانہ آثار نمایاں ہوئے اور اس نے بزبانِ خداں ہو کر کہا۔ بہت اچھا! آپ کے امتحان کا وقت آپہنچا۔ آپ کے صبر استقلال و بہادری کو آزمانے کی گھڑی آپہنچی۔ لوسنو! اس شرط پر تمہاری اور نیلوفر کی جان بخشی کا شاہی وعدہ کیا جاتا ہے۔ کہ کل کی لڑائی میں شریک ہو کر تم اکیلے اپنی خنجر آبدار سے سلطان مراد کا سر اڑا دو۔ اُسے میدان کارزار میں فرش زمین پر لٹا دو۔ اس کے بدن سے خون کا فوارہ چلا دو۔ اس کے غرور و نخوت کا خاتمہ کر دو۔ اور اپنے مغرور دشمن کو ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دو جس کی بہادری کے راگ گاتے ہوئے ترک نہیں تھکتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ میلوسچ بیوفا نکلا۔ اس نے ایک غیر قوم کی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو کر اپنے بادشاہ سے بیوفائی کی۔ کل کی لڑائی میں

فخر شمولیت حاصل کرکے آپ اس بدنامی سے بچنا کہ سلطان مراد کی گردن پر اپنا خنجر رکھ دھو سکتے ہیں اور دنیا پر یہ امر روشن کر سکتے ہیں کہ آپ قومی مکرام نہیں ہیں بلکہ شاہ پرست اور عاشق وطن ہیں۔ میرے فرمان کو عقل کے قلم سے دل کی کتاب پر نوٹ کر لو۔ کہ جونہی صبح لڑائی کا بگل سنائی دے۔ آپ فوراً لڑائی کے مقام پر پہنچیں۔ اپنی تلوار سے اپنا راستہ صاف کرتے ہوئے اس مقام پر جا پہنچیں جس جگہ سلطان مراد موجود ہو۔ اس کے سرداروں کی موجودگی میں سب کی آنکھوں میں خاک جھونک کر اپنی حکمت عملی سے سلطان مراد کا ایک ہی وار میں کام تمام کر دیں۔ اس خونی منظر کو دیکھ کر۔ اس خوفناک قتل کو ملاحظہ کر کے سلطان مراد کے سرداروں پر تحیر کی گھٹا چھا جائیگی وہ حیران ششدر و گم سم رہ جائیں گے۔ ان کی فوری گھبراہٹ کا فائدہ اٹھا کر ان سے اپنا دامن بچا کر آپ اپنے وفادار و تیز رفتار گھوڑے کو ہمیز کر کے اپنے لشکر میں آشامل ہوں۔

جب سرویہ کے بادشاہ نے میلوسیچ کے حق میں یہ حکم جاری کیا تو خیمہ بھر میں یک دم سناٹا چھا گیا۔ ہر ایک وجود دوسرے کا منہ دانتوں تلے انگلیاں دبا کر دیکھنے لگا۔ ہر ایک کے دل میں یہ خیال گذشت کرنے کے لئے اٹھا۔ کہ غریب و بدنصیب میلوسیچ نے تو سلطان مراد کو کیا شربت مرگ نوش کرانا ہے مگر یہ خود سلطان مراد کو جان سے مار دینے کی سعی لاحاصل میں لقمہ اجل ضرور بن جائے گا۔ واقعی سرویہ کے بادشاہ کا حکم میلوسیچ کے حق میں پیغام اجل سے کم نہ تھا۔ سلطان مراد کی فوج میں گھسنا۔ فوج کو چیر کر اپنا راستہ بنانا سلطان مراد تک پہنچنا۔ اس کا سر قلم کرنے کے لئے تلوار اٹھانا پھر تمام افسران فوج کی آنکھوں میں خاک ڈال کر صحیح و سلامت بچ کر نکل آنا یہ سب کچھ معجزہ سے کم نہ تھا۔ معجزہ وہ چیز ہے جو خدا کا بندہ تو نہیں دکھا سکتا البتہ کسی پیغمبر یا رسول میں یہ خدائی طاقت ہو تو ہو۔

اس کڑی شرط کو سن کر بوسینا کے بادشاہ نے بھی دانتوں تلے زبان کاٹی۔

میلوسیچ کو جو ڈیوٹی تفویض کی گئی اس کا نام سن کر اس کا خون خشک ہو گیا وہ نقش بر دیوار بن گیا تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنے ہوش و حواس کو پابہ زنجیر کیا۔ انکار کا سر ہلانے کی اسے جرأت نہ پڑی۔ کیونکہ وہ سرویہ کے بادشاہ اور تمام افسران فوج کے روبرو ہر ایک شرط کو منظور کرنے کا اقرار کر چکا تھا۔ بھلا اپنے قول و اقرار کے مطابق اب وہ اس حکم کی تعمیل سے

کیسے انحراف کر سکتا تھا۔ اس نے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر ایک گہری سانس بھری۔ پھر دوزنکھینچی اور خاموش ہو گیا۔ ادب سے اس نے سر جھکا لیا۔ جو اس بات کا نشان تھا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ مجھے منظور ہے۔

سرویہ کے بادشاہ نے سپاہیوں کو آنکھ کا اشارہ کیا کہ وہ میلوسیچ کو اپنی حراست سے آزاد کر دیں۔ میلوسیچ کو آزاد کر دیا گیا۔ اس نے نہایت عجز و انکسار سے معززین جلسہ کو سلام کیا اور سرویہ کے بادشاہ نے اس کی کامیابی کے لئے دعا پڑھی اور اُسے اپنے خیمہ میں جانے اور صبح کو لڑائی میں شریک ہونے کی تیاریاں کرنے کی تاکید کی۔

باب دہم

منچلا نوجوان

جو صبح میدان جنگ گرم کرنے کے لئے تجویز کی گئی تھی وہ دھندلی اور تاریک تھی۔ آسمان پر سیاہ بادلوں کے ٹکڑے چھا رہے تھے جنہوں نے چاند کو اپنے پس پردہ شاید اس لئے چھپا رکھا تھا کہ چاند آج کے خونی نظارہ کو دیکھنے کی تاب نہ لا سکتا تھا۔

اتحادیوں کی فوج میں سروین۔ بلگیرین۔ بوسنین۔ البونین۔ پولس اور ہنگرین نوجوان شامل تھے جو سرویہ اور بوسنیا کے بادشاہ کے زیر کماں سلطان مراد کی فوج پر حملہ کرنے کے لئے منہ اندھیرے کوسوا کے میدان کے نزدیک پہنچ گئی۔

سلطان مراد کی اسلامی فوج کے داہنے بازو کا افسر اعلیٰ سلطان مراد کا بڑا بیٹا سلیمان تھا۔ فوج کا بایاں بازو سلطان مراد کے چھوٹے بیٹے یعقوب کے زیر کماں تھا۔ اور فوج کا مرکزی حصہ سلطان مراد نے اپنے فوجی دستور العمل کے مطابق اپنے زیر کماں رکھا ہوا تھا۔

دونوں طرفوں سے لڑائی کا بگل بجا۔ سلطان مراد کی فوج نے لڑائی کا جھنڈا بلند کیا۔ دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ پر آئیں۔ لوہے سے لوہا بجنے لگا۔ تلوار پر تلوار پڑنے لگی۔ بڑا ہولناک منظر پیش ہوا۔

چشم زدن میں سفید و براق تلواریں انسانی خون میں پیاس بجھا کر آگ کے انگاروں و مشعوق

کے رخساروں کی طرح سرخ نظر آنے لگیں۔ تلوار کی متواتر اور پے در پے ضربوں سے خود سروں سے اور زرہ بکتر تن سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گرنے لگیں۔ گھمسان کا رن پڑا۔ معرکہ کی لڑائی ہوئی۔ ترکوں اور عیسائیوں کے درمیان خونریز جنگ شروع ہو گئی اور یہ کہنا مشکل تھا کہ فتح کس کو نصیب ہو گی۔

اچانک ایک سروین نوجوان جس کی تلوار دشمن کے خون میں نہائی ہوئی اور انسانی خون کو چاٹتی ہوئی کمال صفائی سے چل رہی تھی اپنے تیز رفتار گھوڑے پر سوار اپنی فوج کے سرداروں سے علیحدہ ہو کر زندگی سے ہاتھ دھو کر۔ جان کو ہتھیلی پر رکھ کر۔ دشمن کو مارتا۔ کاٹتا۔ اپنا راستہ بناتا ہوا۔ اس جگہ بعید مشکل و ہزار دشواری جا پہنچا جس جگہ سلطان مراد موجود تھا۔ سلطان مراد فوج کے درمیانی حصہ پر ایک اونچے مچان پر بیٹھا ہوا لڑائی کو نہایت غور و دوربین نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور اپنے فوجی نوجوان کے لئے ضروری ہدایات صادر کر رہا تھا۔

سلطان مراد کے نزدیک جو محافظ کھڑے ہوئے تھے جب انکی نگاہ اس سروین نوجوان پر پڑی تو انہوں نے اسے راستہ دے دیا یہ کیوں؟

سروین نوجوان ایک مرتبہ پہلے بھی گوسوا کے میدان میں سلطان مراد کے پاس پیغام صلح لیکر گیا تھا۔ آج بھی سلطان کے خاص خاص افسروں نے جنہوں نے سروین نوجوان کو فوراً پہچان لیا یہ خیال کیا کہ عیسائی اپنی شکست قبول کرتے ہیں۔ غیر مشروط اطاعت قبول کرتے ہیں اور یہ سروین نوجوان دوبارہ سلطان مراد کے کانوں کے لئے پیغام صلح لایا ہے۔ اس خیال کے زیر اثر مراد کے سرداروں نے میلوسیچ سروین نوجوان کو راستہ دے دیا۔ اور اس طور میلوسیچ کو جلد تر سلطان مراد کے قریب تر پہنچ جانے میں بڑی بھاری سہولیت حاصل ہو گئی۔

ابھی زیادہ دن نہیں گزرے کہ سلطان مراد نے اپنے لفظوں کے تیروں سے اس نوجوان کا سینہ چھید ڈالا تھا۔ اپنی آنکھوں سے اس پر قہر و غضب کی بجلیاں گرائی تھیں۔ اس کے خون کی اپنے طرز عمل سے گرما دیا تھا۔ نوجوان بھوکے بھیڑیئے کی طرح جھنجلایا ہوا تھا۔ انتقام کا بھوکا تھا اپنی اور نبلوفر کی جان کی سلامتی کے لئے مقدس شرط کو پورا کرتے پر تلا ہوا تھا۔ اس کے بازو میں غیر معمولی طاقت پیدا ہو گئی تھی۔

جب وہ مراد کے نزدیک پہنچا تو مراد نے ایک کان پر ہاتھ رکھ کر تاکہ لڑائی کا شور و غل بات

سننے میں مانع نہ ہو۔ دوسرا کان نوجوان کی بات چیت سننے کیلئے آگے بڑھایا سردین نوجوان نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً اپنی پیٹی سے خنجر نکالکر سلطان مراد پر عقاب کی طرح جھپٹا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی چھاتی میں اپنا خونی خنجر گھونپ دیا۔

مراد اس اچانک اور غیر متوقع حملہ کے برداشت کی تاب نہ لاکر ایک ہولناک چیخ مار کر زمین پر گر پڑا۔ اس کے امیروں وزیروں کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ سب پر سکتہ کا سا عالم طاری ہوگیا۔ سب کی سب پتھر کی مورتیں اور بت حیرت بن گئے۔ جب انہوں نے سلطان مراد کی چھاتی میں خونی خنجر گھستے دیکھا تو سب پر اس صدمہ جانکاہ سے فالج گر پڑا۔ دو بھر کے لئے وہ سب کے سب بے حس و حرکت ہوگئے۔ ان کے بازوں میں سکت دماغ میں عقل اور زبان میں قوت گویائی نہ رہی۔ سردین نوجوان نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اس مہلت کا خوب ہی فائدہ اٹھایا۔

اس نے اپنی تمام طاقتوں کو ایک مرکز پر جمع کر کے اپنے گھوڑے کو مہمیز کیا۔ گھوڑا اور سب شدید کے لگنے پر ہوا میں اڑنے اور آسمان سے باتیں کرنے لگا۔

وفادار گھوڑا اپنے سوار کو اس خونی منظر سے جس جگہ سلطان مراد کا خون بہا تھا۔ جس جگہ سلطان مراد دم توڑ رہا تھا۔ جس جگہ چند منٹوں میں سلطان مراد کی شان و شوکت عزو و تکبر۔ طاقت و عظمت پر سیاہ ڈراپ سین گرنے والا تھا لے بھاگا۔ اور اسے اپنے لشکر میں صحیح و سلامت واپس لے آیا۔

باب گیارہواں

خودکشی

جس مقام پر یہ خونریز لڑائی ہو رہی تھی اس سے ایک میل کی دوری پر پہرہ نیلوفر اور اس کی خواصیں ایک خیمہ میں نظر بند تھیں۔ نیلوفر نہایت حسرت و یاس سے لڑائی کے نتیجہ کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے خواب میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ میلوریسچ کے ہاتھ سے ایسا ناپاک کام ہوگا۔ اسے خبر ضرور مل چکی تھی کہ آج خوفناک لڑائی ہونے والی ہے۔ لیکن یہ اس کے فرشتوں کو بھی

خبر نہ تھی کہ میلوسیچ اس کے بزرگ باپ کی زندگی پر ہاتھ صاف کر چکا۔

نیلوفر نہایت بے صبری سے لڑائی کے نتیجہ کا انتظار کرتی ہوئی۔ اپنے خیمہ کے اندر نمدے کے مخملی گدیلوں پر بیٹھی تھی۔ اس کے چہرہ پر غور و فکر کے نشان بہت بُری طرح ہویدا تھے۔ اس انتشار اور بے چینی کے عالم میں فوراً گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی۔ اس نے دل کو سنبھالا۔ مگر آواز بلند ہوتی گئی اور نزدیک آتی گئی۔ حتیٰ کہ اس کے خیمہ کے دروازہ تک پہنچ کر ختم ہوگئی۔

اس کے ایک منٹ بعد میلوسیچ خوبصورت شہزادی کے مقابل تھا۔

میلوسیچ نے ڈراونی آنکھوں سے حسین شہزادی کے چہرہ انداز سے دیکھا۔ شہزادی نیلوفر اصلیت سے بے خبر میلوسیچ کو دیکھتے ہی ہونٹھوں ہی ہونٹھوں میں مسکرادی اور دل ہی دل میں اس کی بلائیں لینے لگی۔

میلوسیچ نے کرخت آواز میں کہا۔ حسن کی ملکہ خوبصورتی کی دیوی! آپ مجھے خوش آمدید کہتے ہیں۔ میری راہ پر آنکھیں بچھائے ہیں۔ لیکن ایک جملہ میرے منہ سے نکلنے کی دیر ہے کہ آپ میرے منہ پر تھوکنا بھی گوارا نہ کریں گے۔ ٹھوکروں سے مجھے اپنے سامنے سے ہٹادیں گے لعنت و ملامت کے تیروں سے میرے دل کو داغدار بنائیں گے۔

نیلوفر نے معاملہ کی نہ تک نہ پہنچ کر اور مسئلہ معلومہ کی اصلیت دیکھ آپ کا خیال خام ہے۔ آپ سے یہ سلوک کروں۔ جس کا بال بال آپ کے احسانات سے تکرا ہوا ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں اس صداقت سے کبھی چشم بند نہیں کر سکتی کہ اب تک میری زندگی آپ کی بدولت ہی سلامت ہے۔ اگر میرے تن میں جان ہے۔ اگر میری رگوں میں خون باقاعدہ دورہ کرتا ہے تو یہ آپ کی مہربانی سے آپ کی قدردانی سے۔

میلوسیچ نے درد بھری آواز اور مایوسی بھرے دل سے کہا "نیلوفر! کیا ہوا اگر میں نے آپ کی جان بچائی! مگر آپ کی جان کے بدلے ایک ایسی ہی دوسری جان لے لی جو آپ کو اپنی جان سے زیادہ قیمتی تھی۔

باغیرت۔ باعصمت ترکی خاتون نے اپنے دونوں ہاتھ حسرت و یاس سے ملکر دردناک لہجہ اور رقت انگیز آواز میں پوچھا "آہ جب میدان کارزار گرم تھا۔ جب فرشتہ اجل فوج جوانوں

کے سر پر چکر لگا رہا تھا۔ اُس وقت میں دیکھ رہی تھی۔ کہ بہادر جانباز میلوسچ کیا کر رہا ہے۔ آپ کی بہادرانہ سپرٹ نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے۔ اب بہتر ہے۔ ہم آپس میں مل جل کر بقیہ زندگی آرام سے بسر کریں۔

میلوسچ:۔ دل حاضر۔ من حاضر اور جسم بھی حاضر ہے۔ اور آپ کے حکم کی تعمیل بشر و چشم کرنے کو تیار رہوں۔

سودیشی صنعت و حرفت میں مالا مال کرنیوالی انمول کتابیں

فخر قوم لالہ لاجپت رائے جی۔ ایڈیٹر بندے ماترم لاہور اپنے پرچہ مورخہ ۲۵۔ فروری ۱۹۲۱ء میں تحریر فرماتے ہیں

شہنشاہ تجارت یہ فن تجارت کے متعلق ایک مفید کتاب ہے۔ اس میں تجارت کے بیش بہا راز و نکات۔ کفایت شعاری منافع طریق تجارت کے اصول وغیرہ بتائے گئے ہیں۔ مختلف اقسام کی تجارتی معلومات و تجارتی ضروریات بھی درج کی گئی ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ کون کونسی اشیاء ہندوستان کے کن شہروں میں پیدا ہوتی یا فروخت ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے ہر ایک بڑے شہر و قصبہ کی تجارت کا نقشہ بھی درج کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد (للہ/) رعایتی (عہ/)

مکمل فوٹوگرافی اسمیں کل حالات فوٹوگرافی نکل طور پر قلمبند کئے گئے ہیں۔ تمام ضروری سامان کا اندراج بمعہ ترکیب استعمال مفصل طور پر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے انجان سے انجان بھی اغلط فوٹوگرافر بن سکتا ہے۔ اور ہزاروں روپے کما سکتا ہے خاصکر فوٹوگرافروں کے لئے رہنمائی کا کام دیتی ہے۔ اصل قیمت (عہ/) رعایتی (عہ/)

کروڑپتی بنجاؤ اس میں وہ وہ نسخہ جات درج ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ایک معمولی شخص بھی کروڑپتی بن سکتا ہے۔ اسکے چھ ایڈیشن چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ اب ساتواں ایڈیشن بھی ختم ہونے کو ہے جلدی کیجئے۔ منگوا لیجئے۔ واقعی اس کتاب روپیہ بنانے کی مشین ہر فن مولا کا حسبقدر شہرہ ہو اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اسکا کوئی ہنر ایسا نہیں۔ کہ جس سے انسان اپنی روزی نہ کما سکتا ہو۔ اس میں مشہور و معروف **نسخہ آب حیات** بھی لکھا گیا ہے۔ فہرست ہزاروں ترکیبوں میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔ بال عمر بھر سیدانہ ہونے کا تجربہ۔ نسخہ۔ بال اُڑانے کا عرق ولوڈر۔ ۵ منٹ میں بال سیاہ کرنے کا خضاب۔ ربڑ کی مہریں۔ کھانا پکانے کی ترکیبیں۔ آچار۔ مربہ۔ چٹنیاں۔ ربڑ کی اشیاء۔ موم بتیاں ہر قسم کی سیاہی۔ ریشم کا کپڑا رنگنا۔ عطر۔ روح بیموذر۔ خوشبودار تیل اور نقلی جواہرات وغیرہ وغیرہ بنانا غرضیکہ ہزاروں ترکیبیں درج ہیں۔ اس کی خوبی اس کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اس نادر و نایاب کتابچہ کے ہر سہ حصہ کی اصل قیمت (عہ/) رعایتی (عہ/)

شیشہ گری:۔ اس کتاب میں کانچ ڈھالنا۔ جلا کرنا اور تراشنا۔ رنگنا۔ مزین کرنا بیل دیدے بنانا۔ کانچ جوڑنا موتی اور نقلی جواہرات بنانا درج ہے۔ اصل قیمت (۱۲/) رعایتی (۸/)

رنگریز:۔ اسمیں انگریزی اور دیسی طریق سے سوت اور کپاس۔ ریشمی۔ سن وغیرہ ہر قسم کے کچے پکے رنگ رنگنا درج ہے۔ اصل قیمت (۱۲/) رعایتی (۸/)

جلائے برقی:۔ ٹھنڈا اور گرم ملمع کرنا۔ کھپکا اور نہایت عمدہ کلٹ اور دھاتوں کا پانی بنانا اور لوہا وغیرہ جست۔ نیکنیشر وغیرہ دھاتوں کے عجیب غریب اعمال اور نئی ایجادیں درج ہیں۔ اصل قیمت (عہ/) رعایتی (عہ/)

صابون گری:۔ اس میں ہر قسم کے صابون بنانے کی ترکیب۔ بمعہ تمام قواعد کے درج ہیں۔ اصل قیمت (۱۲/) رعایتی (۸/)

عطر سازی اور گندھی جسمیں ہر قسم کے ہندوستانی انگریزی اور ذاتیسی [illegible] سنسنے عطر تیل۔ عرق۔ خانہ اور روغن ہیں۔ اصل قیمت (۱۲/) [illegible] کتاب میں ہر ایک [illegible] بنانیکا طریقہ۔ تشخیص [illegible] تمام قاعدہ [illegible] منگا کر ضرور مطالعہ کرو [illegible] قیمت (۱۵/) رعایتی (۱۳/)

لیتھو [illegible]

رہبر گھڑیسازی ہم نے جو یہ رہبر گھڑیسازی تیار کرائی ہے۔ اس میں تمام ہدایات بالکل عملی اور مشرح ہیں۔ ہر صفحہ میں کئی کئی تصاویر اور نقشے دے کر نفس مضمون کو واضح کر دیا گیا ہے بالتصویر۔ اصل قیمت (عہ/) رعایتی (عہ/)

بوٹی پرکاش جسمیں ہر ایک [illegible] انکی فناخت خواص۔ رنگ استعمال کے طریقے خلاصہ طور پر درج کئے گئے ہیں۔ جن ہر ایک حکیم۔ وید کیلئے ضروری اور کارآمد ہے۔ اور ہر [illegible] میں ان کا نام بھی درج ہے۔ اصل قیمت (عہ/) رعایتی (عہ/)

ملنے کا پتہ **کے۔ آر۔ مہرہ برادرس شاہ عالمی گیٹ**

ایک روپیہ کی کتابیں تین آنہ میں

رعایتی اعلان یہ کتابیں صرف تھوڑے عرصہ کے لئے رعایتی قیمت پر دی جائینگی۔ اتنی عظیم الشان رعایت آج تک کسی کتب خانہ کی طرف سے نہیں ہوئی۔ کتب فروشوں کو اکٹھا سٹاک منگوا کر رکھ لینا چاہیئے۔ ایک روپیہ سے کم کتب کا آرڈر وار سال نہیں کیا جائے گا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب	
مسٹریز آف انڈیا	۱۲	عمر خیام	۱۲	ناول سیلاوتی	۱۲	سرکرشن جی مہاراج	۱۲	آغاز عالم	۱۲
ہردو حصہ	۱۲	اسرار حرم	۱۲	لاہور گائیڈ	۱۲	سری رامچندر جی	۱۲	دولتمندی کے راز	۱۲
مسٹریز آف ڈیلیٹ	۱۲	شاد کام	۱۲	سوا لاکھ کی گورد	۱۲	فاتح جنگل	۱۲	گلدستہ پارسائی	۱۲
مسٹریز آف پنجاب	۱۲	شمع ہردو حصہ	۱۲	کوہ بند شکھ جی	۱۲	ایک الوکھی عورت	۱۲	نتیجہ عشق	۱۲
مسٹریز آف دہلی	۱۲	انتقام ناول	۱۲	سوا لاکھ کی گورد	۱۲	ہم نشاہم ثواب	۱۲	عاشق صادق	۱۲
مسٹریز آف کرناٹک	۱۲	گلابی فریب	۱۲	ناٹک دیوی جی	۱۲	جمیل و شکیلہ	۱۲	چالاک مرد	۱۲
مسٹریز آف کشمیر	۱۲	آئینہ رنگ بھٹی	۱۲	ناول ناگ پھنال	۱۲	انگلستان کا سفید غلام	۱۲	گل دمینتی	۱۲
مسٹریز آف کابل	۱۲	آرڈر ڈرڈھم	۱۲	اکرم الغات	۱۲			ہفت عجائبات عالم	۱۲
مسٹریز آف دہلی	۱۲	ریتم تارا	۱۲	عقل کی شیشن	۱۲	خون دار یا ناٹک	۱۲	آئینہ عشق	۱۲
مسٹریز آف پولیس	۱۲	گرسن چرتر	۱۲	عبرت انگیز ناول	۱۲	دلفروش ناٹک	۱۲	پھر تو آج سے	۱۲
مسٹریز آف شملہ	۱۲	پرلا دچرتر	۱۲	ہیرے کی انگوٹھی	۱۲	میاتا فیکے درشن	۱۲	میری زوجہ نہیں	۱۲
مسٹریز آف ہیڈ کوارٹر	۱۲	دیبی کا مظلوم بادشاہ	۱۲	نوبیعورت ہیودن	۱۲	بھارت کی مشہور	۱۲	شکوک پولیس	۱۲
مسٹریز آف اقتصادیات	۱۲	کہیں کی اینٹ کہیں	۱۲	سندر لیلا کا خون	۱۲	دیویاں	۱۲	انمول ہیرا	۱۲
مسٹریز آف سمرتند	۱۲	کارروڈ الجہان بیتی	۱۲	ہنسی کا گول گپا	۱۲	حسن شمشیر	۱۲	یوسف زلیخا ناول	۱۲
مسٹریز آف فلاں	۱۲	نے کنبہ جوڑا	۱۲	انگریزی اردو	۱۲	قزاق کی بیٹی	۱۲	فقارہ عبرت	۱۲
				ڈول چال	۱۲	داستان ہوش غم	۱۲	نقلی بابو	۱۲
				مجبوبہ کشمیر	۱۲	مجبوبہ کا قاتل	۱۲	بنگالی جنٹلمین	۱۲
				عیار ملازمہ	۱۲	چالاکیوں کا مرقع	۱۲	ہیرا انکھنا ناول	۱۲
				مرقع اقوام عالم	۱۲	ہمارا نا پرتاپ	۱۲	قطب الدین بختیار	۱۲
				مورت پرتھ	۱۲	میرے خاوند کا راز	۱۲	بدقسمت معشوقہ	۱۲
				موتیوں کی ڈبی	۱۲	جنٹلمین بنک کیوں	۱۲	شہنشاہ بابر	۱۲
				ہنسانے کی کل	۱۲	میری مٹی خراب کی	۱۲	حیات پیر سلطان	۱۲
				لنگڑا قاتل	۱۲	رسم و رواج	۱۲	گل بکاؤلی ناول	۱۲
				خوبصورت مالن	۱۲	طلسمی ڈبہ	۱۲	دو جور کا شوہر	۱۲
				بیعیر عورت	۱۲	وصل ممتاز	۱۲	شہید وفا	۱۲
				ایک عورت چار خاوند	۱۲	سوہنی مہیوال	۱۲	جان امیر	۱۲
				عالمگیر کی پیاری	۱۲	بطرز ناول	۱۲	شالامار باغ کی سیر	۱۲
				بیٹی زیب النساء	۱۲	معلم ہمہ موسیم	۱۲	دنیا کی سیر	۱۲
				دھوکہ یا کمالات	۱۲	مکڑی ہمہ فن	۱۲	حیات زیب النساء بیگم	۱۲
				انگلستان	۱۲	اسرار خون	۱۲	حیات اورنگ زیب	۱۲

نیلوفر

آپ سے یہ سلوک
نہیں رکھتا۔ میں اس صداقت
بدولت ہی سلامت ہے۔ اگر
کرتا ہے تو یہ آپ کی مہربانی
میلوریج نے دردیم
آپ کی جان

بک ڈپو نمبر ۱
برادرس شاہ عالمی گیٹ لاہور